

جوانی کی بربادی



مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

تصنیف لطیف

www.FaizAhmedOwaisi.com

ناشر ادارہ تالیفات اویسیہ بہاولپور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ

آج کا جوان جوانی ملتے ہی بجائے اسکی قدر و قیمت بڑھانے کے اسے نہ صرف ضائع کرتا ہے بلکہ اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔ اس کے تباہی و بربادی کے کئی اسباب ہیں جو سب کو معلوم ہیں منجملہ ان کے اِسْتِمْنَاءُ (۱) و جَلَقَ (۲) اور اِغْلَامَ (۳) ہے۔ فقیر ان کے لغوی معنی کے بعد اس کی طبی، ڈاکٹری اور شرعی تفصیل عرض کرتا ہے۔ ممکن ہے کسی جوان کو اپنے حال پر رحم آجائے۔ یاد رہے کہ "الاستمنا والجلق" کے معنی اپنے ہاتھ کی رگڑ سے منی کا نکالنا ہے جسے عرف عام میں "مشت زنی" اور ہاتھ گھسانا کہتے ہیں۔ اغلام اپنے ہم جنس یعنی لڑکا لڑکے کے ساتھ ایسے بُرے فعل کا ارتکاب کرنا ہے۔ یہ ہر سہ (تینوں) افعال جس قدر کثرت سے ہمارے ملک میں رائج ہیں اس سے بڑھ کر ان کے نقصانات ہیں۔ اعضائے تناسل میں ان افعال سے اس قدر کثیر نقصانات واقع ہوتے ہیں، جن کی انتہا نہیں۔ جیسے اور جس طرح ان کا اثر ہوتا ہے۔ تفصیل آئیگی۔ (اِنْ شَاءَ اللَّهُ)

ان ہر سہ افعال کے نقصانات قریب قریب ایک سے ہی ہیں، ان کو تین حصوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔ (۱) عضوناقلة المنی (قیب) پر ان کے اثرات (۲) اندرونی اعضائے تناسل پر (۳) دیگر اعضائے بدن پر۔

ان میں سے ہر ایک کی تفصیل آگے چل کر عرض کروں گا۔ (اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى)

جلق واستمنا اور اغلام (لواط): تینوں کام قطع نظر نو جوان کی جان سوزی کے شرعاً بھی سخت سزا ہے اور آخرت کا عذاب سوا (اس کے علاوہ)۔ اسی لئے نو جوان خود کو قابو رکھنے کی کوشش کرے اور ان چند امور پر عمل کرنے کی کوشش کرے جنہیں فقیر آگے چل کر عرض کرے گا۔ اس طرح سے نہ صرف اس کی جوانی کی خزاں، بہار سے تبدیل ہو جائے گی بلکہ بڑھاپے تک جوانی جیسے مزے پائے گا اور آخرت میں اجر و ثواب بیشمار۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

مدینہ کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۱۴ جمادی الاول ۱۴۱۱ھ

(۱) (اپنے) ہاتھ سے (اپنی) منی نکالنا۔

(۲) ایضاً

(۳) لڑکے کے ساتھ برا کام یا بد فعلی، لواط۔

﴿آغاز﴾

فقیر رسالہ کا آغاز "سفیر اسلام" حضرت علامہ مولانا محمد عبد العظیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر سے شروع کرتا ہے۔

قادر قدیر نے اپنی قدرت سے مرد کا آلہ تناسل (ذکر) ایک (نگلی) جو ہر لطیف عورت کے خزانہ تک پہنچانے کے لئے بنایا ہے یہ ایک اسفنج (SPONGE) کا سا بناؤ اپنے اندر رکھتا ہے، جس کے سبب وقت ضرورت یہ بڑھ سکتا ہے اور ضرورت پوری ہونے کے بعد یہ گھٹ جاتا ہے۔ اس کی تھوڑی سی تشریح اور دیکھ لو تاکہ آئندہ جو بات ہمیں بتانی ہے اور جس مصیبت پر ہمیں آگاہ کرنا ہے وہ آسانی سمجھ میں آجائے۔

پورے جسم کے تین حصے الگ الگ خیال میں لو (۱) سر (۲) درمیانی جسم (۳) جڑ۔ جڑ سے سر کی جڑ تک تمام جسم اسفنج کی طرح خانہ دار بنا ہوا ہے۔ جس کے سبب وہ آسانی سے پھیل اور سمٹ سکتا ہے، اس کے خانے پھوں، موٹی رگوں اور باریک باریک رگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ رگیں اور پٹھے (VEINS AND MUSCLES) شاخ در شاخ ہو کر تمام جسم کے خانوں میں پھرتے ہیں۔ جابجا ان میں تھوڑے تھوڑے گوشت کے ریشہ بھی ہیں جسم کے اوپر کی طرف دو خاص جھلیاں ہیں جو اوپر نیچے واقع، اس جھلی میں پٹھوں کے باریک باریک تار اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار دشوار۔ سیون (4) کی طرف ایک باریک پٹھا ہے جو زندگی کی روح کو یہاں لاتا ہے، اس میں بھی پٹھوں کے باریک باریک تار موجود ہیں۔

سر: یہ بھی اسفنجی صورت کا بنا ہوا ہے۔ اس میں بہت باریک باریک خون کی رگیں ہیں اور پٹھوں کے نہایت نازک باریک باریک تار جن میں احساس کی قوت سب سے زیادہ۔ یہ تمام پٹھے کمر اور دماغ سے ملے ہوئے ہیں، گویا ان کو بجلی کی تاروں کی طرح سمجھو، اُدھر دماغ میں خیال پیدا ہوا، اُدھر ان اعصاب نے اپنا کام شروع کیا، دماغ سے خواہش اور ارادہ کا ظہور فوراً دھر محسوس ہوا اور کمر سے ان پٹھوں کے لگاؤ نے جسم کو تار کھا۔ یہ سب کچھ اس لئے بتایا گیا کہ صرف اتنی بات سمجھ میں آجائے کہ اگر ان پٹھوں اور رگوں پر کوئی غیر معمولی دباؤ پڑے، یا یہ تار کسی طرح خراب ہو جائیں تو دماغ تک اس کا اثر پہنچے گا۔ کمر بھی اس کی تکلیف کو محسوس کرے گی، یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ رگڑنے سے رطوبت (گیلا پن) کم ہوتی اور خشکی آتی ہے یہ خشکی کھلی اور بڑھاتی ہے، کھلانے اور بار بار رگڑنے سے کھال دکھ جاتی ہے اور خون فوراً اس طرف دوڑ آتا ہے (جہاں چاہو بدن میں کھجا کر دیکھ لو) اور اگر زیادہ سہلاؤ گے، کھجاؤ گے وہاں کچھ ورم بھی ہو جاتا ہے۔

اب سنو! عورت کے جسم میں قدرت نے ایسی رطوبتیں پیدا فرمائی ہیں جن کے سبب اگرچہ مرد کا جسم رگڑ ضرور کھاتا ہے، لیکن نہ کوئی خراش پیدا ہوتی ہے نہ دُکھن، خون کا اس طرف دوڑ کر آنا بیجان (جنسی جذبات کا زور / جوش) کو بڑھاتا ہے لیکن اندر کی رگوں اور پٹھوں پر کوئی ایسا ناگوار بار (دباؤ) نہیں پڑتا جس سے اندر کسی قسم کی سوجن پیدا ہو، اور تکلیف پہنچے۔ اس کے بالمقابل دنیا کی تمام لیس دار رطوبتوں میں کوئی رطوبت تیل ہو یا صابن، ویسلین ہو یا گھی ہر گز وہ کیفیت نہیں پیدا کر سکتی، جو اس قسم کے رگڑ کی تکلیف سے بچائے، اور عورت کے مخصوص جسم کے سوا انسانی جسم کا کوئی حصہ بھی ایسا نرم نہیں، جو اپنی خراش سے مرد کے جسم کو محفوظ رکھ سکے۔

(4) آلہ تناسل کے نچلے حصے میں گوشت یا کھال کا جو دو دونوں خسیوں کے درمیان ہوتا ہوا منقطع تک پہنچا ایک لکیر کا نشان محسوس ہوتا ہے۔

ہاتھ اور ہاتھ میں بھی ہتھیلیوں اور انگلیوں کی کھال ویسے ہی سخت پھر دُنیا کے کام کاج میں مصروف رہنے والے مردوں کی کھال اور زیادہ سخت، ہاتھ اس جسم نازک سے چھیڑ چھاڑ کر کے اس نازک جھلی کو سخت دُکھ پہنچاتا ہے، وہ باریک باریک رگیں اور پٹھے بھی اس سختی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے، خواہ کیسی ہی رطوبتیں اور چکنائٹ کیوں نہ استعمال میں لائی جائیں، رگیں اور پٹھے اس خراش سے اس قدر جلد اثر لیتے ہیں کہ ورم پیدا ہوتا ہے اور ایک بار اپنے ہاتھوں اس بے بہادری کو برداشت کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس (احساس کی طاقت) بڑھ کر بار بار ہاتھ اس کام کی طرف بڑھتا ہے وہی ایک کھجلی کی سی کیفیت بار بار طبیعت کو ابھارتی ہے اور دو تین بار (مَعَاذَ اللّٰہ) ایسا کیا گیا تو وہی ورم مستقل صورت اختیار کرتا ہے، نرم و نازک رگیں دب کر رگڑ کھا کر سُست ہو جاتی اور پٹھے اس قدر ذی جس (جلد اثر قبول کرنے والا) ہو جاتے ہیں کہ رفتہ رفتہ معمولی رگڑ سے بھی ہیجان ہو کر وہ انمول مادہ یونہی پانی کی طرح بہہ جاتا ہے۔ رگوں کی سُستی، پٹھوں کی خرابی، جسم کی حالت کو بگاڑتی ہے۔ اسفنجی قسم کے اجسام کے دبنے سے سب سے پہلا جو اثر ہوتا ہے وہ جڑ کا کمزور اور لاغر (کمزور) ہو جانا ہے۔ اس کے علاوہ درمیانی حصّہ جسم میں بھی جہاں جہاں رگیں اور پٹھے زیادہ دب جائیں گے وہ ہموار (برابر) نہ رہے گی، اور جسم ٹیڑھا ہو جائے گا، رگیں جو ان اسفنجی خانوں میں ہیں، ان کے دبنے سے خون اور روح حیوانی (5) کی آمد کم ہوگی، رگیں پھیل نہیں سکیں گی، لہذا اسفنجی جسم بھی نہ پھیل سکے گا، سختی جاتی رہے گی، جسم ڈھیلا اور سجد لاغر ہو جائے گا۔ اس کے بعد خواہ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کی جائے، جسم کی ترقی ہمیشہ کے لئے رُک جاتی ہے اور اپنے ہاتھوں کے اس کروت کے سبب یہ جسم عورت کے قابل رہتا ہی نہیں اگر کوئی بے زبان عِصْمَت وَعِفَّت (پرہیز گاری) کی دیوی ایسے شخص کے سپرد کر دی گئی تو عمر بھر اپنی قسمت کو روئے گی۔ اور یہ بدنصیب حقیقت اس کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہوگا۔ اس لئے کہ اوّل تو اس سے مل ہی نہیں سکتا اور اگر کسی ترکیب سے مل بھی جائے تو مادہ سے اولاد پیدا کرنے کے اجزاء مر چکے ہیں، اب اسے اولاد سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جانا چاہیے اگر اس عادت خبیثہ کو اور جاری رکھا گیا تو کھال کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور جس اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ معمولی گلپ دار کپڑے کی رگڑ سے بھی انسانی جوہر برباد ہو جاتا ہے، پٹھوں کا جس اس قدر خراب ہو جاتا ہے کہ (دماغ سے تعلق رکھنے کے سبب) ادھر دماغ میں خیال آیا ادھر مادہ ضائع ہوا۔ یہ وہ نازک حالت ہے کہ اس جسم خاص کی ان خرابیوں کے سبب تمام جسم انسانی کی مشین خراب ہو جاتی ہے۔ ابھی تم نے دیکھا کہ ان پٹھوں کا تعلق دماغ سے ہے ان کی خرابی سے دماغ خراب ہوا، تمام جسم کی طاقتیں دماغ کی تابع اس کی خرابی سے تمام قوتیں خراب، نظر کمزور ہوگی، کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں آئیں گی، مزاج میں چڑچڑاپن ہوگا، خیالات میں پریشانی بڑھتے بڑھتے دماغ بالکل نکتا بنادے گی، اور اپنے ہاتھوں اس جوہر کو برباد کرنے کا نتیجہ جنون ہے۔

تم نے پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ یہ جو ہر لطیف خون سے بنتا ہے اور خون بھی وہ جو تمام بدن کے غذا پہنچانے کے بعد بچا، بس اگر اس مادہ کو اس کثرت کے ساتھ برباد کیا گیا کہ خون کو بدن کے غذا پہنچانے کا بھی موقع نہ ملا، قلب میں ٹھہر ہی نہ سکا، کہ اس طرح نکال دیا گیا۔ تو قلب کمزور ہو گا دل دھڑکے گا، ذرا سا پتہ کھڑکا اور اختلاج (دل کی غیر معمولی دھڑکن یا گھبراہٹ) شروع ہوا۔ دل پر تمام بدن کی مشین کا دار و مدار، جسم کو خون نہ پہنچا، روز بروز کمزور اور لاغر ہوتا گیا۔ بلکہ اگر یہ کثرت اس حد کو پہنچی کہ خون بننے بھی ناپایا تھا کہ نکلنے کی نوبت آئی تو جگر کا فعل خراب ہوا، گردوں کی گرمی دُور ہوئی معدہ پر اثر پڑا، وہ خراب ہوا، بھوک کم ہوئی، ضَعْف (کمزوری) نے ایسا آدبایا کہ چند قدم چلنا مشکل، نہ دن کا چین رہا نہ رات کا آرام، رات کو سوئے آرام کے لئے۔ خیالات

(5) (طِب) دل کی رُوح، وہ رُوح جس سے زندگی قائم رہتی ہے، یہ دل میں پیدا ہوتی ہے اور یہاں سے بذریعہ شرائین تمام بدن میں پھیلتی ہے۔

پریشان نے کبھی کوئی تصویر پیش کی اور کبھی ویسے ہی کہ بیان تک نہیں، کیا ہوا وہی کرد کھایا، جو اپنے ہاتھوں سے کیا جا رہا، صبح اٹھے تو بدن سُست ہے، جوڑ جوڑ میں درد ہے آنکھیں چپکی ہوئی ہیں، اس لئے کہ ان کے عضلات (گوشت اور پٹوں سے مرکب عضو) بھی خاص جسم کے عضلات کے ساتھ ساتھ کمزور ہوتے گئے۔ سونا آرام کے لئے نہ تھا، جسم محسوس کر رہا ہے کہ اسے سخت تکلیف ہے، یہ سب کیوں ہوا صرف اس لئے کہ اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا گیا، یہ ہمارا کہنا جس طبیب سے چاہو دریافت کرو، جس ڈاکٹر سے چاہو مشورہ لے لو، وہ بھی یہی بتائے گا جو ہم نے کہا۔

ایک مشہور ڈاکٹر اپنی تالیف میں لکھتا ہے کہ جسے "زرد" و "دُبلّا" - "کمزور" و حشیانہ شکل و صورت کا پاؤ، جس کی آنکھوں میں گرہے پڑ گئے ہوں۔ پتلیاں پھیل گئی ہوں، شر میلّا ہو، تنہائی کو پسند کرتا ہو، اس کی نسبت یقین کر لو کہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا ہے۔

ایک زبردست تجربہ کار، طبیب، اعلیٰ درجہ کے مُعالِج (ڈاکٹر)، اپنی تحقیق اس طرح شائع فرماتے ہیں کہ "ایک ہزار شپِ دق (TB) کے مریضوں کے اسباب مرض دق پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوا کہ ان میں سے ۱۸۶ عورتوں سے کثرت کے ساتھ ملنے کے سبب اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ ۴۱۴ صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت کے برباد کرنے کے سبب، باقی دوسرے امور بعض اسباب سے۔ ۱۲۴ پاگلوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ ان میں سے ۲۴ صرف اپنے ہاتھوں اپنے جسم خاص کے پٹھوں کو خراب کرنے کے سبب پاگل ہوئے اور باقی ایک سو ۱۰۰ دوسرے ہزاروں اسباب کے سبب۔

یہ آپ نے ابھی اس سے پہلے پڑھ لیا کہ جب مادہ مخصوص پتلا ہو جاتا اور تھوڑی تھوڑی رطوبت اکثر نکلتی اور بہتی رہتی ہے، تونالی میں اس رطوبت کے رہنے اور سڑنے کے سبب بسا اوقات زخم پڑ جاتے ہیں وہ زخم بڑھتے بڑھتے بڑا قرحہ (زخم) ڈالتے ہیں۔ اوّل اوّل پیشاب میں معمولی جلن ہوتی پھر مواد آنا شروع ہوتا اور جلن بڑھتی ہے یہاں تک کہ پُرانا سوزاک (6) ہو کر انسانی زندگی کو ایسا تلخ بنا دیتا ہے کہ اس وقت آدمی کو موت پیاری معلوم ہوتی ہے۔

اسی طرح ضائع کرتے کرتے مادہ رقیق (پانی کی مانند پتلا) ہونے کے سبب خود بخود بلا کسی خیال کے پیشاب کے بعد یا پہلے یا پیشاب میں ملا ہوا نکل جائے گا۔ اس مرض کا نام جَرّیان ہے جو تمام خرابیوں اور بہت سے شدید ترین امور کی جان۔

خود کردہ را علاج نیست

یعنی اپنے کئے کا کوئی علاج نہیں۔

اگرچہ اس غلط کاری کے سبب جسم میں ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اصلی حالت پر آنا اور پھر وہی ابتدائی کیفیت پانا دشوار ہی نہیں یقیناً ناممکن ہے، اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ خدا را بچو، ہوشیار رہو، جنونِ جوانی میں اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی نہ مارنا، ورنہ غم بھر بچھتاؤ گے اس وقت ہمارا کہنا یاد آئے گا۔ سر پکڑ کر روؤ گے، اپنی جان کو کھوؤ گے، مگر

اب بچھتاؤت کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

(6) ایک متعدی مرض جس میں پیشاب سوزش سے آتا ہے اور پیشاب کی نالی میں زخم پڑ جانے کی وجہ سے پیپ آتی رہتی ہے۔

آج ہی سنبھل جاؤ، اس بلا کے قریب بھی نہ پھٹکو، ہوشیار ہو شیار، اپنے آپ کو سنبھالو، ذرا صبر کرو۔

ہم تمہارے والدین سے کہتے ہیں کہ جلد تمہارا باقاعدہ نکاح کر دیں، اور اگر وہ دیر کریں تو تمہیں اجازت ہے کہ تم خود بول اٹھو، یا خود کسی مناسب جگہ نکاح کر لو۔ لوگ اس کو بے حیائی کہیں مگر ہم نہ کہیں گے اس ناپاک عادت سے تو بچو گے، جان سے تو ہاتھ نہ دھوؤ گے۔

اگر خدا نخواستہ نصیب دشمنان کوئی شخص اس بُری عادت کا شکار ہو چکا ہے تو اسے ہمارا درد مندانہ، مخلصانہ مشورہ کہ خدا را اشتہاری دواؤں کی طرف مائل نہ ہونا۔ نظر بھر کر بھی نہ دیکھنا، یہ دوسرا زہر کا پیالہ نہ پئے۔ جو ہونا تھا ہو لیا، سب سے پہلے سچے دل کی توبہ کرو، اور پھر کسی اچھے تجربہ کار تعلیم یافتہ طبیب کے پاس جائیے، بغیر شرمائے اسے اپنا سارا کچا چھٹا سنائیے اور جب تک وہ بتائے باقاعدہ پورے پرہیز کے ساتھ اس کا علاج عمل میں لائیے، امید ہے کہ کچھ نہ کچھ مرہم پٹی ہو جائے۔ (اِنْ شَاءَ اللّٰہ)

ہم نے دیکھا کہ مبارک دین اسلام نے تمہیں سب سے پہلے یہ تعلیم دی کہ خدا کو شاہد و موجود جانو۔ آج دنیا سے چھپ کر برائیاں کر بیٹھتے ہو یہ سوچو کہ وہ تو دیکھ رہا ہے، اس سے بچ کر کہاں جائیں گے۔ اس نے زنا کو حرام کیا۔ اس کی سزا بتائی، اس نے لواطت کو حرام کیا، اس پر سزا معین فرمائی کہ اس دنیا میں یہ سزائیں دی جائیں تو آخرت کے عذاب سے بچ جائے، لیکن اپنے ہاتھوں اس انمول خزانہ کو برباد کرنا ایسا سخت گناہ ٹھہرایا گیا کہ دنیا کی کوئی سزا بھی ایسے شدید جرم کے لئے کافی نہیں ہو سکتی، جہنم کا دردناک عذاب ہی اس کا معاوضہ دنیا میں اس فعل ناپاک کے مرتکب کی صورت پر خدا کی ہزاروں لاکھوں پھٹکاریں۔

7 نَآئِیْخُ الْیَدِ الْمَلْعُوْنِ۔

یعنی ہاتھ کے ذریعہ اپنی قوت کو نکالنے والا ملعون ہے۔

اس پر برہان قاطع و دلیل ساطع اور قیامت میں ان زانیوں سے زیادہ سخت عذاب جن پر دنیا میں حد نہ قائم کی گئی، اللہ اس عذاب سے بچنا اور دنیا و آخرت کو تباہ نہ کرنا۔

اپنے ہاتھوں اپنے گلے پر عورتوں کی چھری: قلم حیا کے سبب اشک ندامت بہاتا ہے، زبان کہتے ہوئے لڑکھڑاتی ہے، دنیا اس کو بے حیائی سے تعبیر کرے۔ مگر یہ حیا کا سبق ہے، بے حیائی و بے غیرتی کو ناپید کرنے کے لئے یہ دردِ دل کا بیان ہے، مُداوا (علاج) کی غرض سے کہنا ہے اور کیا کہنا ہے؟ وہی ایک خطاب ہے جو نوجوان مردوں سے تھا۔ اِنْ عَصَمْتَ (پرہیز گاری، پاک دامن) کی دیویوں، ان نرم و نازک گلاب کی پتیوں سے، جن کو زمانہ کی بادِ سُموم (بہت گرم ہوا) کملائے (مرجھانے) کے لئے تیار ہے جن کا چمن ابھی بہار دکھانے بھی نہیں پایا، ہمیں ڈر ہے کہیں خزاں کا شکار نہ ہو جائے اس لئے کہ جھونکے

(7) (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، 397/2، دار الکتب العلمیہ، سنۃ النشر: 1412ھ/1992م)

آ رہے ہیں، فیشن پرستی اور نام نہاد آزادی، حقیقتاً گناہوں کی زنجیروں میں گرفتاری اور پابندی نے ان کی تباہی اور بربادی کا بیڑا اٹھایا ہے، یورپین خواتین کے حالات سے عبرت لو۔

نئی تہذیب کی ہوا، بقیہ ممالک کے طبقہ نسواں (عورتوں کی جماعت) کو بھی اُسی طرف دھکیلے جا رہی ہے۔ عفت و عصمت، شرم و غیرت آج یورپ کے زنانہ بازاروں میں ڈھونڈھے سے بھی نہیں ملتی، مصر و شام کے علاقوں میں ناپید ہوتی جا رہی ہے۔ بچی کچی تھوڑی سی ہندوپاک کی گلیوں، یہاں کے کوچوں اور محلوں، بلکہ بعض مکانوں چہار دیواروں میں کہیں کہیں نظر آ جاتی، کیا وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ ہم اس گراں مایہ (فتنی چیز) کو یہاں بھی نہ پائیں گے۔ نوخیز نوجوان غیر محرم لڑکیوں میں آتے جاتے ہی نہیں بلکہ ہنسی دل لگی بھی کرتے ہیں، حالانکہ آقائے دو جہاں ﷺ نے ابنِ اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ جیسے نابینا کو بھی گھر کی چہار دیواری میں اپنی ازواج کے سامنے نہ آنے دیا۔

نظریں اٹھنے لگیں حالانکہ ربّ دو جہاں نے اپنے کلام میں فرمایا، **يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ** (پارہ ۱۸، سورۃ النور، آیت ۳۱)

ترجمہ: عورتوں کو حکم دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔

سر سے آنچل ہٹنے لگے، بدن کھلنے لگے، حالانکہ ربّ نے: **وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ** ص (پارہ ۱۸، سورۃ النور، آیت ۳۱)

ترجمہ: اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔

کہہ کر اُن کی شرمیلی حیاؤں کو جتایا۔

پیاری بیٹیو! عزیز بہنو! تم کو بھی خدا نے وہی قیمتی جوہر عطا کیا، جو نوجوان مردوں کو دیا گیا۔ بیشک اس کا بیجا (بلا ضرورت) استعمال تمہاری جانوں کو بھی اسی طرح ہلاکت میں ڈال دے گا، جیسے مردوں کی جانیں ہلاک ہوتی ہیں، یقیناً تمہارے ذمہ بھی قتل کا الزام اسی طرح آئے گا جیسے مردوں کے سر آتا ہے بیشک تم کو بھی اپنی جان سے اسی طرح ہاتھ دھونا پڑے گا جیسا کہ بعض مردوں کا حشر ہوتا ہے۔

سُن لو! سُن لو! وہ زبردست گناہ جس کی سزا سو ڈرہ، جس کی سزا قتل، جس کی سزا پتھروں سے ہلاک کیا جانا، اسلام نے، یہودیت نے، عیسائیت نے، اور دنیا کے ہر مذہب نے مقرر کی، تمہارے لئے بھی ویسا ہی بڑا گناہ ہے جیسا مردوں کے لئے۔

ہاں ہاں! تم ذرا غور سے اس حدیث کو پڑھو، سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ فرماتے ہیں:

فَالْعَيْنُ زِنَاهَا النَّظَرُ وَالْأَذَانُ زِنَاهَا الْإِسْتِمَاعُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْمَشْيُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْقَلْبُ يَهْوَىٰ وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ ^(۸)

(۸) (مسند الإمام أحمد، باقی مسند المکثرین، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، 379/2، الحديث: 27430، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414ھ / 1993م)

(صحيح مسلم، کتاب القدر، باب قدر علی ابن آدم حظه من الزنا وغیره، 2047/4، الحديث: 2657، دار إحياء الكتب العربية)

یعنی غیر محرم کی طرف دیکھنا آنکھ کا زنا ہے، پیروں سے اس کی طرف چلنا پیر کا زنا، کانوں سے اس کا کلام سننا کان کا زنا، ہاتھوں سے اسے پکڑنا ہاتھ کا زنا، زبان سے اس کے ساتھ باتیں کرنا زبان کا زنا، دل میں اگر غیر محرم کے ناجائز ملاپ کی تمنا ہو تو دل کا زنا اور شر مگاہ اس کی تصدیق کرے گی یا اسے جھٹلا دے گی۔
یعنی اگر شر مگاہ تک نوبت پہنچی تو یہ سب گناہ و بدکاری کے بڑے سخت گناہ کے ساتھ مل کر بڑے بن جائیں گے۔

کیا تم نے سنا ہے، حدیث میں آیا ہے سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: **لَعَنَ اللَّهُ النَّاطِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ** ⁽⁹⁾

یعنی خدا غیر محرموں کو دیکھنے والوں اور جن کی طرف دیکھا جائے ان پر لعنت اور پھٹکار بھیجتا ہے۔

خداے قدوس نے اپنے نبی کریم ﷺ سے تمہارے بارے میں یوں فرمایا ہے: **وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلَا يَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ ۚ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّبِيعِينَ غَيْرِ أُولِي الْأَرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوَاتِ النِّسَاءِ ۚ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ أَوْ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ** (پارہ ۱۸۵، سورۃ النور، آیت ۳۱)

ترجمہ: (یا رسول اللہ ﷺ) اور مسلمان عورتوں کو حکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار اور اللہ کی طرف توبہ کروائے مسلمانوں سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

یہ اتنا زبردست ہدایت نامہ تمہارے ہی حق میں نازل ہوا، تم کو اس قدر احتیاطیں کیوں بتائی گئیں؟ اس لئے کہ تم پر نسل انسانی کی بقاء و تحفظ کا دار و مدار ہے، تم میں اگر ذرا سی بھی کوئی خرابی آئی تو نسلیں کی نسلیں اور قومیں کی قومیں تباہ و برباد ہو جائیں گی۔ تمہاری عادتیں اور تمہارے اخلاق تمہاری اولاد میں فطرۃ اثر کرنے والے ہیں، تم جس طرح سدھاؤ گی وہ اسی طرح سدھیں گے۔ جس حال میں تم کو دیکھیں گے، اسی کی نقل وہ بھی کریں گے، تم پڑھ لو، اچھی طرح، سمجھ لو کہ عفت و عصمت جیسا قیمتی زیور اور جواہرات اخلاق میں اس سے بہتر جو ہر دنیا کے پردہ پر کوئی نہیں۔

تمہیں تو ایسی تہمت اور فتنہ کی جگہ سے بھی بچنے کی ضرورت ہے، حدیث میں آیا: **اتَّقُوا مَوَاضِعَ التُّهْمِ** ⁽¹⁰⁾

(9) (السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، ج۱ ابواب الترغیب فی النکاح وغیر ذلک، باب ما جاء فی الرجل ینظر إلی عورة الرجل والبرأة تنظر إلی عورة البرأة، 99/7، الحدیث: 13188، دار المعرفۃ)

(10) (کشف الخفاء ومزیل الإلباس، 53/1، الحدیث: 88، المكتبة العصرية، الطبعة: الأولى، 1420ھ 2000م)

یعنی اس جگہ سے بچے ہی رہو جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ ہو۔

تمہیں پہلے ہی سے بتایا گیا ہے: **لَا يَخْلُونَ رَجُلًا بِامْرَأَةٍ، إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ**۔⁽¹¹⁾

یعنی ہوشیار رہنا! مرد و عورت اگر تنہائی میں کسی جگہ ہوتے ہیں تو اُن میں تیسرا ایک شیطان ضرور ہوتا ہے۔

یہ یاد رکھو کہ شیطان وہی ہے جو بُرائی کی طرف لے جاتا ہے۔

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ الْآيَةِ⁽¹²⁾

یعنی شیطان محتاجی کی طرف بلاتا اور بے حیائی کے بیہودہ کاموں ہی کا حکم کرتا ہے۔

مرد تو مرد عورتوں کے ساتھ بھی ایسی خلوت (تنہائی) کہ وہ تمہارے چھپے ہوئے بدن کو دیکھیں، تمہارے لئے ممنوع، بلکہ حدیث میں صاف آیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اور مردوں عورتوں کے لئے ایک حکم سنایا۔

لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ⁽¹³⁾

یعنی کوئی مرد کسی عورت کے بستر کی طرف اور کوئی عورت کسی مرد کے بستر کو نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑا اوڑھ کر نہ لیٹیں۔

قربان جائیے! اس طبیبِ اُمت، حکیمِ ملت، نبیِ رحمت ﷺ کے جنہوں نے عورت کو عورت کے ساتھ بھی ایک بستر پر ایک چادر میں راحت کرنے سے منع فرمایا۔ مردوں میں جس طرح اس حرکت سے قوم لوط کے ناپاک عمل کا اندیشہ ہے، عورتوں میں بھی اسی فتنہ کا ڈر ہے اور جو نقصانِ طہی و دینی مردوں کی اس ناپاک حرکت سے پیدا ہوتے ہیں، وہی عورتوں کی شرارت و خباثت سے بُویدا (ظاہر) ہوتے ہیں۔ جس طرح مرد کے جسم کے لئے عورت کے جسم خاص کے سوا دوسری کوئی چیز مناسب ہو ہی نہیں سکتی، فطرت کے قاعدہ توڑنے کا نتیجہ اگر مردوں میں یہ ہوگا، کہ جسم خاص کی رگیں پٹھے دب کر ہمیشہ کے لئے خراب و برباد ہو جائیں۔ عورت کا جسم اس سے بھی زیادہ نازک و لطیف و ذرا سی بیجا رگڑ اور ناموزوں (ناموافق) حرکت سے عمر بھر کے لئے بالکل نکمّا ہو جائے گا۔ اپنے ہاتھ کی انگلیاں یا اور کوئی چیز یا محض اوپری رگڑ اور غیر معمولی حرکت جسم کی حالت ہر صورت میں تباہ کرنے والی، اور عمر بھر کے لئے بیکار

⁽¹¹⁾ (سنن الترمذی، کتاب الفتن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء في لزوم الجماعة، 405/4، الحديث: 2165، دار الكتب العلمية)

⁽¹²⁾ (سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، الباب ومن سورة البقرة، 205/5، الحديث: 2988، دار الكتب العلمية)

⁽¹³⁾ (صحيح مسلم، کتاب الحيض، باب تحريم النظر إلى العورات، 267/1، الحديث: 338، دار إحياء الكتب العربية)

(سنن الترمذی، کتاب الأدب، باب في كراهية مباشرة الرجال الرجال والمرأة المرأة، 102/5، الحديث: 2793، دار الكتب العلمية)

بنانے والی، پہلا صدمہ نرم و نازک جھلی میں خراش پیدا کر کے درم لائے گا۔ اس ورم کے سبب بار بار خواہش پیدا ہوگی، بار بار کی حرکت سے مادہ نکلتے نکلتے پتلا ہو گا اور دماغ کے پٹھوں پر اثر پہنچ کر خفقان⁽¹⁴⁾ و جنون کے آثار نمودار ہوں گے۔ دوسری طرف اپنا خون اس انداز سے بہانے کے سبب قلب کمزور ہو، بیہوشی کے دورے پڑیں، وہ جن اور بھوت پریت جورات دن گھر گھر آفت ڈھاتے رہتے ہیں، یہ پتلا مادہ ہر وقت تھوڑا تھوڑا رستے رستے مقام کو گندا بنا کر سڑائے گا، اس میں زہریلے کیڑے پیدا ہوں گے زخم بھی ہو جائے تو کچھ تعجب نہیں، پیشاب کی جلن اس کی خاص علامت، مادہ کا ہر وقت بہنا، تمام پٹھوں اور عضلات عَصَلات کو ڈھیلا بنا کر معدہ، جگر، گردہ سب کا فعل خراب کرے گا اور "سیلان الرحم" (لیکوریہ) (Leucorrhoea) کا مرض جو اس زمانہ میں بلائے عام اور وبائے خاص بنا ہوا ہے، گھر کرے گا، آنکھوں میں حلقہ، چہرہ پر بے رونقی، ہر وقت کمر میں درد، بدن کا الجھاپن، ذرا سے کام سے چکرانا، دل گھبرانا، بات بات میں چڑچڑاپن، تمام بدن کا ہر وقت نڈھال رہنا، آخر خفیف حرارت کا بڑھتے بڑھتے پرانا بخار بننا، اور تپ دق کے مرض لا علاج میں گرفتار ہو کر موت کا شکار ہونا اس ناپاک حرکت کے نتائج ہیں۔ بعض بے سمجھ مردوں کی طرح شاید اس خبیث عادت میں مبتلا عورتوں نے بھی یہ خیال کر رکھا ہو گا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ حاشا حاشا (ہرگز نہیں) یوں کہو کہ غیر محرم سے ملنا ایسا گناہ جس کی سزا سو دُڑہ یا سنگساری، کہ اس گناہ کے سبب اگر یہ سزا دنیا میں مل گئی تو آخرت کے عذاب سے نجات ہوئی مگر اپنے آپ یا دوسری عورتوں کے ذریعہ شرمناک صورت اختیار کرنا ایسی سخت مصیبت میں ڈالتا ہے کہ اس کی سزا کے لئے دنیا کا کوئی بدترین عذاب بھی کافی نہیں ہو سکتا، اس کے لئے جہنم کے وہ دہکتے ہوئے انگارہ اور دوزخ کے وہ ڈراؤنے زہریلے سانپ اور بجھو ہی سزا ہیں جن کی تکلیف جاری اور باقی رہے۔

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا: **السَّحَاقُ بَيْنَ النِّسَاءِ زِنًا يَبْنَهُنَّ**⁽¹⁵⁾

یعنی عورتوں کا آپس میں (خاص صورت) ملنا ان کا آپس میں زنا ہے۔

پھر تاکید فرمائی کہ **لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا**⁽¹⁶⁾

یعنی نہ عورت عورت کے ساتھ مُقَارَبَت (آپس میں ملنا، صحبت کرنا) کرے نہ عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرے کیونکہ جو عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرتی ہے وہ بھی یقیناً زانیہ ہی ہے۔

غیب کی خبریں لانے والے، چھپی باتیں بتانے والے اور آئندہ واقعات سننے والے آقا ﷺ اس زمانہ کا نقشہ کھینچ کر بتا گئے۔ آج ہم احکام دین بتانے میں شرمائیں تو یہ شرم نہیں بے حیائی ہے۔

⁽¹⁴⁾ دل کی دھڑکن جو معمول سے زیادہ ہو، ایک بیماری جس میں دل کی حرکت بڑھ جاتی ہے، مانیٹورنگ کی ابتدائی حالت

⁽¹⁵⁾ (المعجم الكبير، باب الواو، من اسبه واثلة، واثلة بن الأسقع الليثي، ما أسند واثلة، مكحول الشامي عن واثلة، 63/22، الحديث: 153، مكتبة ابن تيمية القاهرة)

⁽¹⁶⁾ (سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب لا نكاح إلا بولي، 606/1، الحديث: 1882، المكتبة العلمية)

جو اس کو چھپانا چاہیں وہ بے حیا کل خدا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ دیکھو! دیکھو! اس زمانہ کا پورا خاکہ دیکھو! ایک ایک بات کو برابر کر لو اور خدا کے غضب اور عذاب سے ڈرو۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں: **عَشْرُ خِصَالٍ عَلَيْهَا قَوْمٌ لَوْطٌ، بِهَا أَهْلُكُوا، وَتَزِيدُهَا أُمَّتِي بِخَلَّةٍ: اثْنَانِ الرَّجَالِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَرَمِيَهُمْ بِالْجُلَاهِقِ (الْجَلاَهِقِ: بضم الجيم البندق المعبول من الطين؛ الواحدة جلاهقة)، وَالْخَذْفُ، وَلَعِبُهُمْ بِالْحَمَامِ، وَضَرْبُ الدُّفُوفِ، وَشُرْبُ الْخُمُورِ، وَقَصُّ اللَّحْيَةِ، وَطُولُ الشَّارِبِ، وَالصَّفِيرُ، وَالتَّصْفِيقُ، وَلِبَاسُ الْحَرِيرِ؛ وَتَزِيدُهَا أُمَّتِي بِخَلَّةٍ** **إِثْنَانِ النِّسَاءِ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا** (17)

یعنی: دس عادتیں ہیں جنہیں قوم لوط نے اختیار کیں اور اسی لئے وہ ہلاک کر دی گئی۔ میری اُمت اُن دس پر ایک اور زیادہ کرے گی (۱) مردوں کا مردوں کے ساتھ بد فعلی کرنا۔ (۲) غلیل بازی کرنا۔ (۳) گولیاں کھیلنا۔ (۴) کبوتر بازی کرنا۔ (۵) ڈھول باجے بجانا۔ (۶) شراہیں پینا۔ (۷) داڑھی منڈاوانا یا کتر وانا۔ (۸) مونچھیں بڑھانا۔ (۹) سیٹی اور تالی بجانا۔ (۱۰) مردوں کا ریشم پہننا اور میری اُمت ایک عادت اور زیادہ کرے گی کہ عورتیں عورتوں سے خاص طریق پر ملیں گی۔

آج اور لوگوں کو خبر ہو یا نہ ہو، مگر ہم جانتے ہیں۔ واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ لڑکیوں کے بعض مدرسوں میں کیا ہو رہا ہے ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ گھر کی چار دیواریوں میں بند ہو کر، کوٹھریوں میں چھپ چھپ کر کس طرح نسل انسانی کا خون بہایا جا رہا ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے فقیر اُسی غفرلہ کے رسالہ "کالج اور لڑکی" کا مطالعہ فرمائیے۔

تقریر صاحب روح البیان رحمۃ اللہ علیہ: قرآن و حدیث کے ارشادات کی ترجمانی کا حق جس طرح حضرت امام محمد اسماعیل حنفی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح البیان میں ادا کیا ہے یہ انہی کا حصہ ہے، فقیر نے اس کا ترجمہ "فیوض الرحمن" کے نام سے تیس (۳۰) جلدوں میں لکھا ہے۔ اسی سے ایک تقریر ملاحظہ ہو۔

قرآن مجید: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مشیت زنی (Masturbation) کی یوں مذمت فرمائی ہے کہ انہیں حد سے تجاوز کرنے والا بتایا، چنانچہ فرمایا: **فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعُدُونَ** (پارہ ۲۹، سورۃ المعارج، آیت ۲۱)

ترجمہ: وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

فائدہ: لواطت اور جانوروں سے وطی اور زنا اسی حد سے تجاوز میں داخل ہیں۔

(17) (کنز العمال، کتاب الحدود، قسم الأقوال، الباب الثاني في أنواع الحدود، الفصل الأول في الزنا، 317/5، الحديث: 13014، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401ھ/1981م)

مسئلہ: بعض نے کہا کہ ہاتھ سے منی نکالنا (استمناء) بھی اسی میں داخل ہے۔ جیسا کہ اس کے شان نزول سے ثابت ہے۔ مروی ہے کہ بعض عربی سفروں میں مختلف طریق سے منی خارج کرتے تھے ان کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔⁽¹⁸⁾ (روح البیان)

غلبہ شہوت کو کمزور کرنے کا علاج خود حضور اکرم ﷺ نے بتایا، حدیث شریف میں ہے جو نکاح کی طاقت نہیں رکھتا اس پر لازم ہے کہ وہ روزے رکھے۔⁽¹⁹⁾

فائدہ: اسی لئے مالکیہ نے استدلال کیا ہے کہ استمناء ہاتھ وغیرہ سے منی (Sperm) نکالنا حرام ہے۔ اس لئے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے نکاح کی طاقت نہ ہونے پر روزے رکھنے کا حکم فرمایا ہے تاکہ شہوت فرو ہو (جاتی رہے)۔ اگر استمناء مباح ہوتا تو اس کی طرف معمولی اشارہ فرماتے کیونکہ بہ نسبت روزے کے یہ آسان تر ہے۔

مسئلہ: بعض آئمہ علیہ الرحمہ نے استمناء کی اباحت (جائز) بتائی ہے۔⁽²⁰⁾

مسئلہ: "الخلاصہ" کی روایت میں ہے کہ اگر روزے دار نے روزہ کی حالت میں ذکر کو ہاتھ سے بار بار ٹٹولنے سے منی نکالی تو اس پر کفارہ نہیں صرف ایک روزہ کی قضا ہے۔⁽²¹⁾

فائدہ: اباحت (جائز) کا فتویٰ حنابلہ (حنبل کی جمع) کا ہے۔

مسئلہ: بعض احناف کے نزدیک شہوت کو فرو (ختم) کرنے کے لئے (نہ کرے گا تو زنا وغیرہ میں مبتلا ہو جائے گا) استمناء جائز ہے⁽²²⁾ اور فرمایا: **أَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ عَلَيْهِ وَبَالٌ**⁽²³⁾

یعنی اُمید ہے اس پر وبال (فی الآخرة) نہ ہوگا۔ (یہ کسی بعض کا خیال ہے ورنہ احناف کے نزدیک استمناء جائز ہے۔ شہوت کی تسکین سے بچنے کے لیے روزہ کے سوا اور کوئی بہتر تدبیر نہیں)۔

مسئلہ: (الاستنبابا لید) حواشی البخاری میں حرام لکھا ہے۔ جس کا ثبوت قرآن و حدیث میں ہے۔⁽²⁴⁾

⁽¹⁸⁾ (روح البیان، المعارج: 31، 166/10، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

⁽¹⁹⁾ ایضاً

⁽²⁰⁾ (روح البیان، المعارج: 31، 167/10، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

⁽²¹⁾ ایضاً

⁽²²⁾ ایضاً

⁽²³⁾ (البنایۃ شرح الہدایۃ، کتاب الصوم، الباب ما یوجب القضاء والكفارة، احتلام الصائم، 39/4، دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1420ھ

2000م)

⁽²⁴⁾ ایضاً

استمناء بالید کا دوسرا نام "جَلَق" (Masturbation) ہے عموماً جوانی کے جوش و جنون سے اس بیماری میں بعض نوجوان مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جس میں شرعی قباحت کے علاوہ جوانی کے لئے یہ بیماری بھی تباہ کن ہے۔ فقیر نے اس کی خرابیوں کے پیش نظر یہی رسالہ لکھا ہے "استمناء و جلق" عرف "جوانی سوز بیماری" اس کا مطالعہ نوجوانوں کو ضروری ہے۔

امام البغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا استدلال: امام بغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، **وَالَّذِينَ هُمْ** **لِفُرُوجِهِمْ إِنْ أَنْ قَالَ هُمْ الْعَادُونَ** (25)

مفہوم: حلال طریقوں کے ماسوا باقی کار تکاب کرنے والے ظالم اور حد سے تجاوز (مبالغہ) کرنے والے ہیں یعنی حلال کو چھوڑ کر حرام فعل کرنے والے ہیں۔

فائدہ: امام البغوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ استمناء حرام ہے۔ (26)

استمناء بالید والوں پر عذاب: حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ قیامت میں ایک قوم حاملہ ہو کر اٹھے گی میرا گمان ہے کہ وہ یہی (استمناء بالید کا ارتکاب کرنے والے) ہوں گے۔

سزایافتہ قوم: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو عذاب میں مبتلا فرمایا جو اپنے مذاکیر (Penis) عضو تناسل سے کھیلتے تھے یعنی ہاتھ سے منی نکالتے۔ (27)

فائدہ: استمناء بالید کا ثبوت شرعی کسی کے متعلق مل جائے تو اس پر تعزیر (سزا) جاری کی جائے جیسے بعض نے کہا۔

مسئلہ: بعض روایات میں ہے کہ یہ امام اعظم ابو حنیفہ و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک اس شخص کے لئے مباح ہے جسے فتنہ میں مبتلا ہونے کا خوف ہو یعنی زنا وغیرہ میں، ایسے ہی اپنی زوجہ اور کنیز کے ہاتھ سے منی کا نکلوانا مباح ہے۔ (بشرط فتنہ) لیکن قاضی حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ عزل (منی خارج کر دینا) کے معنی میں ہے۔ (28)

مسئلہ: "التأثر خانیہ" میں ہے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اس فعل سے ایک شر دوسرے شر سے نجات پاجائے گا (یعنی زنا کرنے سے حد پائے گا، یا سنگسار ہوگا) لیکن استمناء ایسی سزا سے بچ جائے گا۔ (29)

(25) (روح البیان، المعارج: 31، 167/10، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(26) ایضاً

(27) ایضاً

(28) ایضاً

(29) (روح البیان، المعارج: 31، 167/10، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صاحب روح البیان قدس سرہ کا فیصلہ: صاحب روح البیان قدس سرہ کہتے ہیں کہ جو تسکین شہوت پر مجبور ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ روزہ رکھے اگر اُس سے بھی شہوت کا جوش نہیں مرتا تو پھر ذکر (عضو) کو پتھر مار کر بے کار بنادے جیسے بعض صلیح متقین علیہ رحمۃ نے کیا جب ان پر شہوت کا غلبہ ہوا اس طرح سے زنا سے بچنا نصیب ہو گا۔⁽³⁰⁾ (اگرچہ یہ آئمہ ظاہر کے خلاف ہے لیکن حق زیادہ مستحق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے لیکن حق وہ ہے جو ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ یعنی روزہ رکھنا اگر کسی کا نفس شریر قابو میں نہ آئے تو پھر ورع و تقویٰ کے قریب تو وہی ہے جو ہم نے عرض کیا)

روحانی علاج از اویسی غفرلہ: (1) بچپن کسی نیک صالح انسان کی صحبت میں رہ کر اپنے مستقبل کو سنوارنے کی نصائح و موعظ (علماء کی تقریریں جو چندو نصائح یا مسائل دینی پر مشتمل ہوں) سے بہرہ ور رہیں۔ الحمد للہ فقیر کو بچپن میں والد گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تربیت کے ساتھ نیک رفقاء کے ساتھ مواقع میسر آئے جس کی وجہ سے فقیر کا مستقبل سنورا۔

(2) سن شعور (ہوش سنبالنے کی عمر) سے چڑھتی جوانی تک بالخصوص آئندہ عموماً جنسی تصورات و خیالات تصور تک مٹا ڈالنا یہ کسی مرد مولیٰ کا کام ہے۔ ہمارے پیر و مرشد سیدنا محکم الدین سیرانی اویسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس پر ایسا مستحکم اور مضبوط تصور جمایا کہ عورت کے زمین پر قدم کے نشان سے بھی دور بھاگتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نکاح کا عرض کیا جاتا تو ایک عذریہ بتاتے کہ اب فقیر میں منی نہیں ہے، اس کے دو معنی ہیں (۱) منی کے عرفی معنی ہیں یعنی تصورات و خیالات کو مٹا کر اب اس حال میں ہوں کہ منی جسم میں ہے ہی نہیں (۲) معنی یہ ہے کہ میں نے منی (میں ہونا) کو ایسا دبا یا ہے کہ اب میں نہیں ہوں، اسی کو علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے:-

خود کی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

بچپن سے روزے فرض، نفل کی عادت بالخصوص جوانی میں صوم داؤدی (ایک دن ناغہ کر کے) پر عمل جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

(4) ٹھنڈا کھانا، غمر غن اور لذیذ اغذیہ سے دور رہنا یا سادہ خوراک و سادہ پوشاک۔

(5) اُن اولیاء صالحین علیہ الرحمۃ کے واقعات پڑھتے رہنا جن میں اس طرح کی پرہیزگاری کا بیان ہو۔ تبرکاً چند حکایات ملاحظہ ہوں۔

متقی طالب علم: جہاں گیر کے زمانہ میں ایک دفعہ شاہی مستورات (پردہ نشین عورتیں) حضوری باغ میں تقریب کی تاریخ پر آئیں، حضوری باغ شاہی قلعے کے سامنے تھا اور ہر سال ایک تاریخ مقرر پر اس باغ میں رات کے وقت مستورات شاہی محلات سے آتیں اور سیر و تفریح کی صورت میں چند گھنٹوں بعد چلی جاتی تھیں۔ اسی باغ کے اندرونی جانب طلباء کے کمروں کی ایک لائن تھی اس وقت طلباء اور دیگر ہر قسم کے مردوں کو باہر جانے کا حکم ہو گیا اور سب چلے گئے، معمول کے مطابق مستورات اندر آ گئیں اور سیر و تفریح کے لئے باغ میں مقررہ وقت گزارا، تو بادشاہ کی لڑکی جو نیک طینت (فطرت، عادت) اور صوفیانہ مزاج رکھتی تھی اس نے جب واپسی سے چند منٹ باقی تھے نماز کی نیت باندھ لی تاکہ کچھ نفل یہاں بھی پڑھ لوں۔

واپسی کی نوبت (نقارہ) نماز پڑھتے ہوئے بج گئی لیکن اسے معلوم نہ ہوا اور اس کی دو خاص خادمہ بھی یہ سمجھیں کہ شاید چلی گئی ہے اس خیال سے وہ بھی جلدی جلدی دوسری مستورات کے ساتھ نکل گئیں، نو بجتے ہی تمام طلباء اپنے اپنے کمروں میں آگئے اور گیٹ بند کر دیا گیا کیونکہ رات کو گیٹ بند رہتا تھا۔

لیکن لڑکی نماز سے فارغ ہو کر جب گیٹ پر پہنچی تو اسے بند پایا، بہت گھبرائی چونکہ سردی کا موسم تھا اور شاہی مزاج تھا، حیرانگی کے عالم میں ٹھٹھری ہوئی محفوظ جگہ کی تلاش میں پھرنے لگی، گیٹ کے قریب ایک کمرے میں ایک طالب علم مٹی کے دیئے کی لو میں مطالعہ کر رہا تھا طالب علم اسے سردی سے کانپتا ہوا دیکھ کر سمجھ گیا کہ شاہی محلات کی کوئی حسین و جمیل لڑکی باہر رہ گئی ہے اور اضطراب (بے چینی) کے عالم میں ہے۔

طالب علم کتابوں والی پھٹی اور چراغ وغیرہ اٹھا کر باہر برآمدہ میں آگیا اور اشارہ سے لڑکی کو کہا کہ کمرہ تمہارے لئے خالی ہے اور درویشانہ بستر میں سردی سے امن حاصل کرو۔ لڑکی سردی کی وجہ سے فوراً اندر چلی گئی، طالب علم چراغ پر مطالعہ کر رہا تھا کہ دل میں شیطانی وسوسہ پیدا ہوا کہ ایک حسین و جمیل لڑکی تنہائی میں تیرے پاس موجود ہے کم از کم اس سے کوئی نہ کوئی بات چیت تو کر لے لیکن، دوسری طرف خوفِ خدا عزوجل کے تحت یہ خیال آیا کہ اگر فعلِ شنیع (بکاری) کا ارتکاب ہو گیا تو اس کی سزا جہنم ہے اور جہنم کی آگ کون برداشت کرے گا۔

تو پھر دل میں سوچا کہ پہلے انگلی کو دیئے پر رکھ کر اس پر آزمائش کر لی جائے اگر انگلی نے برداشت کر لیا تو پھر مزید کام کروں گا اس خیال سے اپنی انگلی دیئے پر رکھی اور انگلی جلانے لگا، اندر سے لڑکی بھی یہ ماجرا دیکھ رہی تھی جب تمام انگلی جل گئی اور درد برداشت سے باہر ہو گیا تو دل میں کہنے لگا کہ یہ عذاب برداشت نہیں ہو گا، لہذا بدکاری سے باز رہنا بہتر ہے، کچھ دیر آرام لیا تو پھر وہی وسوسہ دل میں پیدا ہوا پھر اس نے دوسری انگلی دیئے پر جلادی، پھر کچھ دیر کے بعد تیسری، چوتھی، پانچویں انگلی بھی جلادی۔ گویا کہ اس نے موقع پانے کے باوجود بدکاری سے بچنے کے لئے ایک ایک کر کے اپنی انگلیاں جلانا شروع کر دیں۔

یہ تمام ماجرا لڑکی بھی دیکھتی رہی، اتنے میں تلاش کرنے والے آدمی بھی پہنچ گئے اور انہوں نے طالب علم سے شہزادی کے متعلق پوچھا تو اس نے اندر اشارہ کیا۔ انہوں نے لڑکی کو سر کے بالوں سے پکڑ کر دو طمانچے لگا دیئے اور بُرا بھلا کہتے ہوئے نہایت بے دردی کے ساتھ گھر لے گئے۔

شاہی محلات میں کھرام مچ گیا کہ شہزادی طالب علم کے کمرے سے نکالی گئی ہے، جس کی وجہ سے والدہ نے بھی اسے گلے نہ لگایا۔ صبح جب دربار سجایا گیا تو سب سے پہلے یہ ماجرا جہانگیر کے سامنے پیش ہوا۔

جہانگیر نے لڑکی کو حکم دیا کہ تو اپنی سزا خود تجویز کرے۔ لڑکی نے جواب دیا بتاؤ مجھے کس جرم کی سزا دیتے ہو، پہلے جرم ثابت کرو، پھر جو چاہو سزا دے دینا۔ بادشاہ نے کہا ثبوت کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ تجھے ایسی حالت میں لایا گیا ہے کہ ہر خاص و عام میں تیری بدکرداری کی شہرت ہو چکی ہے۔

شہزادی نے کہا میں اپنی پاک دامنی عفت اور عصمت میں دو ثبوت پیش کر سکتی ہوں۔

اول: میری دونوں خادماؤں سے پوچھئے کیا وہ مجھے نماز کی حالت میں چھوڑ کر گئی تھیں یا میں خود آنکھ بچا کر کہیں بھاگ گئی تھی اگر انہوں نے مجھے اس حالت میں چھوڑا تو پھر میرا کیا قصور ہے؟

دوم: اس طالب علم کا شیطانی حملہ سے بچنے کے لئے تمام انگلیوں کا جلا دینا میری اور اس کی پاک دامنی کا بین ثبوت ہے۔ لڑکی کے اس ثبوت سے معلوم ہوتا ہے کہ عقلمند لڑکی بھی طالب علم کے انگلیاں جلانے والے معاملے کو سمجھ گئی تھی کہ وہ نفس پر قابو پانے کے لئے اپنے آپ کو اس مشقت میں ڈالے ہوئے تھا تاکہ وہ فعل شنیع سے بچ جائے۔

جب طالب علم کو شاہی دربار میں بلا کر انگلیاں جلانے کا حال پوچھا گیا تو طالب علم نے تمام واقعات سچ سچ بیان کر دیئے اور شہزادی کی پاک دامنی روز روشن کی طرح ثابت ہو گئی، ان کی ایمانداری پر آفرین کہتے ہوئے بادشاہ نے انہیں معاف کر دیا۔ (سبحان اللہ! ایسے طلباء اور نیک طینت لڑکیاں اس وقت بھی موجود تھیں)۔

فائدہ: یہ حضرت مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دارالعلوم کا ایک طالب علم تھا۔

وہ اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری سے اس فعل بد سے بچ گیا اور سعادت ابدی و جنت و جنان کے مزے پا گیا۔

ایک اور طالب علم: ایک عورت اس پر فریفتہ ہو گئی اُسے گھر بلا کر زنا کے ارتکاب کا کہا۔ طالب علم نے کہا: بیت الخلاء ہو آؤں وہاں جا کر اپنے تمام جسم سے گندگی آلود کر کے باہر آیا تو عورت کو نفرت ہوئی اُسے گھر سے بھاگ جانے کا کہا وہ طالب علم باہر چلا گیا اور گندگی سے پاک و صاف ہو کر مدرسے میں واپس لوٹا۔

حضور بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ: مشہور ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حسن و جمال پر ایک عورت فریفتہ ہو گئی، ایک دفعہ اس عورت نے اپنا ارادہ ظاہر کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرے میں کونسی خوبی پر دیوانی ہے، کہا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ متانی ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چا تو وغیرہ سے آنکھ نکال کر اسے دے دی اور آنکھ پر پٹی باندھ دی۔ رات کو مرشد کریم قدس سرہ کو مٹھیاں بھر رہے تھے (جی کر رہے تھے)، آپ نے پوچھا آنکھ کو کیا ہوا ہے؟ عرض کیا آئی ہے، (یعنی مرض آشوب چشم سے متاثر ہے)۔ مرشد کریم نے فرمایا ماجر کیا ہے؟ تفصیل سنائی، مرشد نے فرمایا آنکھ آئی تو سو آئی ہے، اس ارشاد سے وہ آنکھ دوسری آنکھ سے ذرا بڑی اور خوب ہے۔ سنا ہے آج تک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد کا یہی حال ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

مشت زنی کی خباثت: یہ مرض قبیح (نازیا) دراصل مرض نہیں بلکہ عادت قبیح (قابل شرم) ہے۔ اسے عام طور پر لوگ "جلق" کہتے ہیں۔ صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ یورپ کے دیسوں میں بھی یہ فعل قبیح مروج ہے۔ یورپ والے اس مرض جلق کو "اونے نیزم" (Onanism) اور "میسٹر میشن" (Masturbation) کے نام سے موسوم کئے ہوئے ہیں۔ اس فعل بد کا مرتکب سب سے پہلا ایک حبشی شخص تھا جس کا نام "Oney" تھا۔ یہ فعل قبیح اس کی اختراع و ایجاد ہوا اس کے بعد یہ عادت آہستہ آہستہ تمام دنیا کے گوشوں میں پھیل گئی۔

اس فعل بد کا مرتکب زیادہ تر نوجوان ہوا کرتا ہے۔ غیر شادی شدہ نوجوان، عین عالم غفوان (عالم جوانی) میں جب شہوت (Lechery) سے مغلوب ہو جاتا ہے اور ایستادگی (مرد کے عضو مخصوص کا تناؤ) اسے قطعی بے چین کر دیتی ہے تو پھر وہ مجبوراً آہستہ آہستہ اس عادت بد کا مرتکب ہو جاتا ہے اور پھر دن میں کئی بار اس فعل کا عادی ہو جاتا ہے اور یہ علت پھر تو زندگی بھر کی ساتھی ہو جاتی ہے۔ ایسے نوجوان چند سالوں کے بعد قطعی ناکارہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ چہرہ بے رونق اور سُتا ہوا دکھائی دینے لگتا ہے۔ زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں اور شادی کے نام سے بھاگتے ہیں۔ اگر زبردستی ایسے لوگوں کی شادی کر بھی دی جائے تو بیچاری غریب لڑکی عمر بھر اپنی بد نصیبی پر آنسو بہایا کرتی ہے۔ چونکہ اس فعل بد کے مرتکب کی ہاتھوں کی رگڑ سے عضو تناسل کی تمام رگیں مردہ ہو کر ابھر آتی ہیں اور عضو مختصر اور پتلا ہو کر رہ جاتا ہے، جڑ کے پاس قضیب (Penis) سوکھ کر رہ جاتا ہے اور قضیب کی دو رگیں ڈور سل آرٹری اور ڈور سل وین جنہیں نیلے اور سُرخ رنگ کی رگیں کہتے ہیں، جن کے انتشار اور ہیجان اور روح و تہ پیدا کرنے سے عضو میں سختی اور موٹائی پیدا ہوتی ہے۔ یہ دونوں رگیں مردہ ہو کر ابھر آتی ہیں جس سے ان کے افعال بھی خراب ہو کر رہ جاتے ہیں اور قضیب کی تندی، تیزی اور ایستادگی نیز موٹائی اور فریبی (تیری) نیست و نابود ہو جاتی ہے اور ایسے نوجوان عین عالم شباب میں ہی متاع شباب لٹا بیٹھتے ہیں اور حسرت و یاس (یوسی) کی زندہ جیتی جاگتی تصویر بن کر رہ جاتے ہیں، بلکہ مادرِ گیتی (زمین) پر یہ جیتا جاگتا پلندہ ایک گندہ بوجھ بن کر رہ جاتا ہے۔

تجربہ شاہد ہے کہ بعض کی عمر چالیس اور پچاس سال تک پہنچ چکی ہوتی ہے مگر افسوس اس عمر میں بھی اعادہ فعل بد کرتے ہیں اور اس فعل بد کے مرتکب ہوا کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ یہ عادت اب چھوٹ نہیں سکتی۔ ان کی شادیاں ہوئیں بیویاں گھر میں موجود، مگر پھر بھی یہ مرد اس فعل فحش کے مرتکب ہوتے ہیں۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ایک ماہ تک مسلسل کوئی نوجوان اس فعل کا عادی ہو جائے تو پھر زندگی بھر اس سے یہ عادت نہیں چھوٹ سکتی۔

اس بُری عادت میں وہی نوجوان گرفتار ہوتے ہیں جو بالعموم مُخْرَبِ اخلاق (اخلاق خراب کرنے والا) بیہودہ قسم کے عُریاں لڑیچرس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو "جنسی ترغیب" دلانے والے فحش لڑیچرس زیادہ تر اس گناہ کے ذمہ دار ہیں۔ صرف ہندوستانی زبانوں میں ہی نہیں بلکہ سینکڑوں غیر ملکی فحش لڑیچرس بھی جرمنی اور انگلش زبانوں میں غیر ملکوں سے شائع ہوتے رہتے ہیں جنہیں پڑھ پڑھ کر نیک اور شرمیلے نوجوان بھی طرح طرح کے فعل فحش اور عادت بد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

غیر ممالک میں مشہور "ترغیب جنسی" کی کتب فرانس سے شائع ہوا کرتی ہیں جنہیں پڑھ کر انسان حیرت زدہ ہو کر رہ جاتا ہے یہی نہیں بلکہ شادی شدہ اشخاص بھی مرض نامردی میں بسا اوقات انہی فعل بد کی رہنمائی میں اپنی زندگی کا ماحول تبدیل کر دیتے ہیں اور آخر کار ان کی زندگیاں تیرہ و تاریک ہو کر رہ جاتی ہیں اور ایسے مردوں کی ستم ظریفیوں سے غریب بے زبان عورتیں بھی طرح طرح کے امراضِ رحم میں گرفتار ہو کر جلد اور قبل از وقت موت کے سنگلاخ (سخت) پیچوں میں جکڑ جایا کرتی ہیں۔

میرے تجربات شاہد ہیں کہ میں نے ایسے بہت سے کیسز (CASES) دیکھے ہیں کہ مرد بازاری عورتوں سے سستے داموں مرض سوزاک³¹ خرید کر سانپ کی مانند اپنی بیوی کو بھی ڈس لیا کرتا ہے، جس سے غریب عورت مرض سیلان الرّحم⁽³²⁾ جیسے موذی مرض کا شکار ہو کر رہ جاتی ہے۔ مرد سے سوزاک (Gonorrhoea) کے جراثیم عورت کے رَحْم (Womb) میں منتقل ہو جایا کرتے ہیں اور اس طرح مردوں کی پیشاب کی نالی کو چاٹ چاٹ کر اس میں زخم اور قُرح (وہ زخم جس میں پیپ پڑ گئی ہو) ڈالتے رہا کرتے ہیں۔ اسی طرح غریب عفت مآب (پاک دامن) عورتیں اس لعنت زدہ مرض کا شکار ہو جایا کرتی ہیں اور غفلت کے باعث رفتہ رفتہ یہ عورتیں سیلان الرّحم میں گرفتار ہو کر اپنی جوانی ختم کر بیٹھتی ہیں۔

پروفیسر فلیمنگ (Prof. Fleming) اور پروفیسر براؤن (Prof. Brown) نے ۹۰ فیصدی سیلان الرّحم کی مریضوں کو مرض سوزاک کا باعث قرار دے رکھا ہے یعنی جس سے رحم میں سوزاک کے جراثیم "بیسی لیس گونو کوکس"⁽³³⁾ (جو زیادہ تر عیاش) بلکہ ۱۰۰ فیصدی عیاش مزاج مردوں کے باعث داخل رحم ہو جایا کرتے ہیں۔ وہ آخر میں مرض سیلان الرّحم میں مبتلا ہو جایا کرتی ہیں۔ دیکھا آپ نے یہ ہے عیاش مردوں کی ستم ظریفیاں عزت مآب مظلوم عورتوں کے ساتھ ہیں۔

ہاں اور یہ امر بھی مسلم الثبوت ہے کہ بعض پرہیزگار مردوں کی بیویاں بھی اس موذی مرض سیلان الرّحم میں مبتلا ہو جایا کرتی ہیں یہ کیوں؟ یہ صرف اس لئے کہ ان عورتوں کے رحم کے عضلات کمزوری اعصاب کے باعث ڈھیلے پڑ جایا کرتے ہیں اور کیستہ المنی (Sperm Bag) ڈھیلی ہو جاتی ہے جس سے انہیں "سیلان منی" یا "سیلان الرّحم" کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔

مرض جلق میں زیادہ تر وہ نوجوان مبتلا ہو جاتے ہیں جو عنفوانِ شباب میں پہلا قدم رکھتے ہیں، تنہائی اور یکسوئی بھی اس فعلِ بد کی طرف آکھاتی ہے نیز جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ مخرّب اخلاق عشقیہ ناول یا گندہ و فحش قسم کے عریاں لڑچپرس وغیرہ اس عادتِ بد کے بانی ہوا کرتے ہیں۔

اور آج کل تو اس قسم کی خرابیوں کو پروان چڑھانے کے لئے درجنوں طریقے گھر بیٹھے تربیتی کورس جاری ہیں، بے غیرت مرد عورتیں ہر آن ہر لحظہ فحاشی و عریانی اور شہوت خیز باتیں سیکھ رہے ہیں۔ پھر ماں، بہن، بیٹی تک کو اپنی ہوس کا نشان بنانے میں دریغ نہیں کرتے (الْعِيَاذُ بِاللّٰهِ) تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "ڈش کیبل کی تباہ کاریاں" وغیرہ۔

جلق کی خرابی اور اس کا علاج: جلق کا عادی باوجود اپنے مال کو ضائع کرنے کے بعد صحت جیسی نعمت سے محروم رہتا ہے، اور جب کسی طبیب کے پاس جاتا ہے تو چہرہ زرد سر جھکائے شرم کے مارے آنکھیں نیچے کئے بات کرتا ہے اگر کوئی بات پوچھو تو شرماتا ہے، بہت سے سوال و جواب کے بعد ادھر ادھر کی فضول باتیں بتا کر مشکل سے اصل مطلب کی بات کرتا ہے۔ جو نوجوان اپنی جوانی کا آخر وقت تک لطف حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں غیر فطری افعال جلق سے، اغلام سے، کثرتِ جماع سے پرہیز کرنا چاہیے، اگر خدا نخواستہ نادانی سے کسی غیر فطری فعل کے نتیجہ میں کسی مرض کا شکار ہو چکے ہیں تو انہیں

⁽³¹⁾ ایک متعدی مرض جس میں پیشاب سوزش سے آتا ہے اور پیشاب کی نالی میں زخم پڑ جانے کی وجہ سے پیپ آتی رہتی ہے۔

⁽³²⁾ ایک بیماری جس میں بچہ دانے سے خون بہتا ہے، فشار خون

⁽³³⁾ Gonococcus Bacteria

تباہ کرنے والی شرم کو بالائے طاق رکھ کر کسی لائق طبیب سے مشورہ کرنا چاہیے ورنہ حالات زیادہ بگڑ جانے پر مرض کو لا علاج بنالیں گے۔ جس سے نجات ناممکن ہوگی موجودہ زمانہ میں کسی اخبار یا رسالہ کو دیکھو انہیں امراض کا ذکر ہوتا ہے جو اس بات کی ضمانت ہے کہ مردانہ امراض جس قدر اس زمانہ میں عام ہیں پہلے کبھی نہ تھے۔ ان امراض کا بالکل سدباب نہ ہونے کی وجہ صرف یہی ہے کہ نہ تو مریض ہی مستقل علاج کراتا ہے اور نہ ہی طبیب صحیح طریق پر علاج کرتے ہیں۔ مریض چاہتا ہے کہ صرف دو تین دن میں ہی اُسے صحت جیسی بے بہاد دولت مل جائے اسی لئے کبھی کسی طبیب سے علاج کرا کر اپنے مرض کو اور مضبوط کر لیتا ہے جس سے چھٹکارا ناممکن ہو جاتا ہے۔

اصول علاج: ایسے مریضوں میں جو اپنے جوہر کو اپنے ہاتھوں ضائع کر کے مختلف امراض کا شکار ہو چکے ہوں نہایت احتیاط سے مریض کی حالت کے مطابق علاج کرنا چاہیے۔ بعض طبیب مریض سے ضعفِ باہ (مردانہ کمزوری) کا نام سنتے ہی فوراً مقوی و محرک ادویات ⁽³⁴⁾ دے دیتے ہیں جن سے ایک دفعہ تو قدرے فائدہ ہو جاتا ہے لیکن مستقل فائدہ نہیں ہوتا بلکہ یکا یک جوش سے جو محرک ادویہ سے پیدا ہوتا ہے ایک گونہ نقصان ہوتا ہے اور ضعفِ باہ کی دیگر حالتوں میں جن میں ساتھ جریان یا احتلام ہو مرض کو بگاڑ دیتا ہے۔ ان امراض میں ایسی ادویہ (دوائیں) استعمال ہونی چاہئیں جو موجودہ عوارض (بہاریوں) کو دور کریں اور تلافیِ مافات ⁽³⁵⁾ بھی کریں یعنی اجتماعِ خون جو ناجائز یا عُذْرٌ قَدَامِیَّہ ⁽³⁶⁾ میں بار بار کے امتلاءِ دم سے ہو چکا ہے اور ذکاوتِ جس ⁽³⁷⁾ کا باعث ہے اس کو تحلیل کر کے دور کرے اور اس جوہر کو جس کی کمی سے اعضاءِ زَیْمِیہ ⁽³⁸⁾ خصوصاً دماغِ حرام مغز جو اعصاب کے مراکز ہیں اور کمزور ہو گئے ہیں ان کی افزائش (بڑھوتری) کرے۔ منی بھی ایک ایسا جوہر ہے جس سے جوانی قائم ہے یہ بجلی کا سا اثر رکھتی ہے جس کی موجودگی سے بدن میں چستی اور طاقت کی لہریں دوڑنے لگتی ہیں جس قدر یہ جوہر بدن میں زیادہ ہوگا اسی قدر طاقت اور سرور پیدا ہوگا اور امراض دور ہوں گے۔ کیونکہ تمام اعضاء کافی خوراک ملنے سے طاقتور ہوں گے۔ طبیعت کے جوہر ایک مرض کو دور کرنے کے لئے خود بخود کوشاں (کوشش کرتے) ہے کافی مدد ملے گی کیونکہ اس کی فوج جس کی مدد سے اس کو مقابلہ کرنا ہے یعنی خون بڑھ جائے گا اور امراض کا خاطر خواہ مقابلہ کر سکے گا۔ پس ایسی ادویہ (دوائیں) ہی جو اس جوہر کو اور خون کو زیادہ مقدار میں پیدا کر سکیں مفید ہو سکتی ہیں۔ خون بڑھنے سے طبیعت کی فوج میں اضافہ ہوگا اور جوہر کی مثال فوج کی ورزش سمجھ لیجئے جس سے فوج طاقتور اپنے دشمن یعنی مرض کو اپنے ملک یعنی جسم سے نکال دے گی اور ملک یعنی جسم میں امن قائم ہو جائے گا۔ ہم نے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے بہت سے امراضِ زنانہ و مردانہ پر تجربات کئے ہیں۔ مثال کے طور پر سیلانِ الرِّحْم، دِقَّتِ حِیض، کثرتِ حِیض، بانجھ پن، اولاد پیدا نہ ہونا یا زیادہ پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض سے فوت ہونا یا

⁽³⁴⁾ (جنسی) طاقت دینے یا جذبات ابھارنے والی ادویات

⁽³⁵⁾ جو چیز ضائع ہو گئی ہو اس کا معاوضہ یا جو نقصان ہوا ہو اس کا ازالہ۔

⁽³⁶⁾ (طب) ایک چھوٹی سی سخت گٹی جو تھیب کی جڑ میں مثانہ کے گردن کے سامنے واقع ہے، پیشاب کی نالی اس میں سے گزرتی ہے اور اس گٹنی میں جو رطوبت پیدا ہوتی ہے اس کو مذی کہتے ہیں، (انگ:)

(Prostate Gland)۔

⁽³⁷⁾ (طب) حس کی تیزی، ذرا سی انگلیحت سے، شہوت ہونا

⁽³⁸⁾ دل، دماغ، جگر اور خضیے (ذکر اور اوعیہ سمنی)

اولاد کا پیدا ہونا روک دینا یا کچھ عرصہ کے لئے روکنا یا لڑکیاں پیدا ہونا یا جھوٹا حمل ہونا۔ جَریان، احتلام، ذکاوتِ حس، نامردی، سوزاک یا آتشک اور عورت کے پستان سخت کرنا، اندامِ نہانی (فرج) کو سخت کرنا، وقتی اِمساک⁽³⁹⁾ پیدا کرنا وغیرہ۔

صحت ہزار نعمت: (۱) صحت جیسی نعمت وہ حاصل کر سکتا ہے جو کہ بخیل (کنجوس) اور تنگ دل نہ ہو۔ صحت کی قدر جانتا ہو اور اس کو بھی اِعتدال (توازن) پر رکھنے کا شائق (خواہشمند) ہو۔

(۲) مُجَدِّر⁽⁴⁰⁾ و مُسْکِر⁽⁴¹⁾ چیزوں مثلاً افیون، چرس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

(۳) طب کے قانون سے خود واقف ہو یا کسی طبیب کے مشورہ پر عمل کرتا ہو۔

(۴) مستقل مزاج اور اپنے اندر عادات خواہشات کے دبانے کی پیدا کرتا ہو۔

(۵) کثرتِ جماع اور غیر فطری افعال سے بچیں کیونکہ جس چیز کو تم موہومی (خیالی) لذت پر قربان کرتے ہو وہی بہارِ جوانی ہے اور چراغِ زندگی اسی سے روشن ہے۔

(۶) رات کو جلدی سونا اور صبح کو جلدی بیدار ہونا صحت کی نشانی ہے۔

(۷) 20 سال سے کم عمر میں ہرگز جماع نہ کریں، اس سے وہ حرارت جو جوہرِ جوانی سے قائم ہے زائل ہو جائے گی (رات کو عورت کے ساتھ مت سونا ورنہ ضعفِ باہ بے حسی بے رغبتی پیدا ہو جائے گی)۔

(۹) خوراک میں باقاعدگی اختیار کریں، ہلکی غذا اور سبزی ترکاری، تازہ پھل، دودھ، مکھن کا استعمال رکھیں۔

(۱۰) دل میں گندے خیالات کو جگہ نہ دیں، جسمِ نفسانیت کی بدعادات کا مرتکب نہ ہو۔

(۱۱) اپنی قسمت پر شاکر (شکر گزار) رہیں اور ہر وقت فکر و رنج میں گھلتے رہنا ٹی بی (Tuberculosis) (تپ دق) کی نشانی ہے۔

(۱۲) ایک خاص مقررہ وقت ہنسو مسکراؤ۔ وقت پر کھانا، وقت پر سونا، پرہیز گار بنو، ازدواجی زندگی میں اعتدال سے تجاوز نہ کرو کبھی بیمار نہ ہو گے، ہمیشہ کھانا بھوک سے کم کھاؤ۔

نوجوانوں کو سود مند نصیحتیں: نوجوانوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ جب قدرت نے جماع اور منی کے اخراج میں ایک خاص لذت پیدا کر رکھی ہے تو پھر اس فعل سے اس قدر کیوں ڈرایا جاتا ہے اور اس فعل کو ادا کرنے پر مختلف امراض کیوں لاحق ہو سکتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ

⁽³⁹⁾ انزال کا دیر سے ہونا

⁽⁴⁰⁾ طب: سن کر دینے والی، بے حس و حرکت کر دینے والی

⁽⁴¹⁾ نشہ پیدا کرنے والی

ہے کہ جنسی تعلقات ایک ایسی چیز ہیں اور انسان کی روح اس بات کی خواہشمند ہے کہ اسے ایک ایسا رفیق مل جائے جس سے وہ اظہارِ محبت کر سکے اس واسطے ہر ایک انسان محبت کا محتاج ہے اور مرد عورت کی اور عورت مرد کی محبت چاہتی ہے اس لئے نر مادہ کا جفت (جوڑ) ہونا ایک طبعی فعل ہے تاکہ وہ اپنی نوع (نسل) کو قائم رکھ سکیں چنانچہ مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہر ایک حیوان جب جوانی کو پہنچتا ہے تو اپنی مادہ سے بقائے نوع کے لئے تناسلی کیفیت سے مستفید ہو کر آئندہ نسل کو بڑھانے کا ذمہ دار ہوتا ہے، اسی طرح انسان کا اپنے جوڑے سے جفت (جوڑ) ہونا بھی ایک قدرتی فعل ہے۔ جس طرح کھانا، پینا، سونا، جاگنا طبعی فعل ہیں، اسی طرح جماع بھی ایک طبعی فعل ہے جس طرح سونے جاگنے کھانے پینے میں بے اعتدالی انسان کو مرکزِ صحت سے گرا کر مریض بنا دیتی ہے اسی طرح سے جماع کی زیادتی یا کمی بھی انسان کو مرکزِ صحت سے گرا کر مختلف امراض کا شکار بنا دیتی ہے۔

انسان کو اپنی زندگی کے لئے ایسا طریق (طریقہ) اختیار کرنا چاہیے کہ صحت اور تندرستی کے ساتھ دنیاوی لذات سے لطف حاصل کرے۔ جماع اس لئے نہیں کہ صرف اس سے لذت ہی حاصل کرے بلکہ اس لئے کہ اس سے بقاءِ نوع قائم رہے، انسان اگر جماع کو چھوڑ دے تو نوعِ انسان کا خاتمہ ہو جائے، قدرت کا کوئی فعل عبث (فضول) و بیکار نہیں ہے، ہر فعل کا کوئی نہ کوئی سبب ہے اور ہر ایک عضو کے ساتھ کوئی نہ کوئی فعل وابستہ ہے اور اعضائے تناسل کا فعل بھی ایک مخصوص حیثیت رکھتا ہے جو کہ عبث نہیں، اگر کسی عضو سے اس کا طبعی فعل نہ لیا جائے تو وہ ضرور بیکار ہو جاتا ہے لیکن اگر اس کے فعل میں زیادتی کی جائے تب بھی وہ ناکارہ ہو جائے گا اس لئے انسان کو اپنے تمام اعضاء سے اعتدال (توازن) سے کام لینا چاہیے، پس فعلِ جماع کا حد اعتدال پر ہونا کوئی نقصان دہ نہیں اور اس فعل کو بالکل ہی چھوڑ دینا بھی خطرے سے خالی نہیں۔ کیونکہ جب قدرت نے ایک فعل کو انسان کے سپرد کیا ہے تو اس کو سرانجام نہ دینا بھی قدرت کے قانون کی خلاف ورزی ہے۔ جماع سے پرہیز کرنا یا کسی مجبوری کی وجہ سے عرصہ دراز تک جماع نہ کرنا مردی کا موجب ہو جاتا ہے کیونکہ ایسی حالت میں اعضاء اپنے افعال کو بھول جاتے ہیں اور اعضاءِ منی پیدا کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور عضو کا فی غذا حاصل نہ کر سکنے کے سبب کوتاہ (ناکافی) اور لاغر (کمزور) رہ جاتا ہے اور حکیم زمانہ بقراط کا قول ہے کہ کسی عضو سے اعتدال سے کام اس کو فربہ اور طاقتور کرنا ہے اور اس کی بیکاری لاغری و سستی پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ پہلے تو مجرّد کی طبیعت کسل مند⁽⁴²⁾ پڑ مرده بدن بو جھل ہو گا اور مختلف امراض کی آماجگاہ (مرکز) بن جائے گا۔

قدرت نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے یعنی ایک نر اور ایک مادہ، قدرت کا اس فعل سے مدعا یہ ہے کہ سلسلہ حیات اور نظامِ عالم کو قائم رکھا جائے۔ قدرت کی مخلوق تو بے انتہا ہے اور ہر ایک ذی حیات کے اندر جماعت کی خواہش ہے خواہ ان کے جنسی تعلقات کسی رنگ میں کیوں نہ ہوں۔ مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ سلسلہ حیات کو قائم رکھنے کے لئے تناسل کا طریق بہت ضروری ہے اور وہ آلہ تناسل پر موقوف ہے اگر وہ بیکار ہو جائے تو تناسل کا سلسلہ کیسے جاری ہو سکے گا؟

قوتِ جوانی کے اعضاء کی تفصیل: جسے جوانی حیوانی کہتے ہیں وہ چند اعضاء کی قوت و طاقت کا نام ہے اگر انسان ان پر کنٹرول کرے تو بوڑھا ہے تو نوجوان ہے اگر ان پر کنٹرول نہیں تو نوجوان ہے تو بوڑھا ہے۔ یاد رہے انسان کی مردانہ، زنانہ قوتیں خاص اس غرض کے لئے بنائی گئی ہیں کہ انسان اپنے بعد قائم مقام چھوڑے یعنی صحیح اور تندرست اولاد پیدا کرے۔ مولود کی صحت تندرستی، تعلیم و اخلاق، معاشرت و تمدن وغیرہ کا والدین ذمہ دار ہیں،

جس جوڑے کی عام صحت اچھی ہوگی ان کی خاص قوتیں اپنی اصلی حالت پر ہوں گی۔ یعنی اعضاء تناسل میں کوئی بگاڑ نہ ہوگا۔ منی اپنی طبعی صورت پر ہوگی، اس جوڑے کی اولاد تندرست صحیح الجسم اور اچھی صورت والی ہوگی۔ اور عمر طبعی حاصل کرے گی۔ برخلاف اس کے جس جوڑے کے اعضاء تناسل میں نقص ہوں گے، اور ان کی صحت اچھی نہ ہوگی ان کی اولاد کبھی اچھی صحت والی اور تندرست صحیح الجسم اور طبعی عمر پانے والی نہیں ہوگی۔ ملک کی بد قسمتی سے پاکستان میں ایسے افعال ذمینیہ (بڑے کاموں) بکثرت شروع ہو گئے ہیں جو مردانہ، زنانہ قوتوں کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ ملک کے نوجوانوں میں ایک فیصدی شاید ایسا شخص مل سکے گا جو ان افعال سے بچا ہوا ہو۔ ورنہ بارہ تیرہ سال کے ہوئے اور "جلق" لگانا شروع کر دیا۔ "اغلام" کی مشق شروع کر دی۔ مشکل سے اگر کوئی ان افعال ذمینیہ (بڑے کاموں) سے بچ گیا۔ تو جوان ہونے پر کثرت مباشرت کا شکار اور دلدادہ (شوہر) ہو گیا۔ اُنساک (زکات) پیدا کرنے والی ادویات کا استعمال شروع ہوا اس سے مردانہ قوتوں میں بگاڑ ہونے کے علاوہ ان کی عام صحت بھی خراب ہو جاتی ہے اور زندہ درگور (دفن) کے مصداق ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح عورتوں میں بھی بعض اس قسم کے ناجائز افعال جاری ہو گئے ہیں، جو ان کی خاص قوتوں اور خاص اعضاء تناسل میں بگاڑ اور خراب و برباد کرنے کے علاوہ ان کی خاص صحت جسمانی پر بہت برا اثر ڈالتے ہیں۔ پس جس جوڑے کی عام صحت خراب اور برباد ہو چکنے کے علاوہ مخصوصہ قوتوں میں بھی نقص و بگاڑ ہو گئے ہوں، ان کے ملاپ سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ کبھی عمر طبعی حاصل نہیں کرے گی۔ اور ان کی صحت کبھی عمدہ اور اچھی نہیں رہ سکتی۔

طب اور متعلقین طب کا فرض ہے کہ وہ ان برباد کرنے والے افعال ذمینیہ (بڑے کاموں) کی بچہ کنی (جڑے خاتمہ) کرے۔ اور اپنے ملکی بھائیوں کو ان سے نجات دلائے۔ اور ان کی صحت و تندرستی اور عمر کو بہترین بنانے کی کوشش کرے۔ میرے خیال میں یہ امر دو طرح کی کوششوں سے سرانجام پا سکتا ہے۔

(۱) نوجوانوں کو ان افعال قبیحہ (بڑے کاموں) کے مضرات (نقصانات) سے آگاہ کرنا اور جو مبتلا ہو گئے ہیں ان کو باز رکھنے کی کوشش کرنا۔

(۲) جو لوگ ان افعال ذمینیہ (بڑے کاموں) کے بڑے اثرات سے متاثر ہو چکے ہیں اور صحت کو بگاڑ بیٹھے ہیں ان کی اصلاح کی کوشش کرنا۔ اور اثرات سے آگاہ ہوں۔ اور آئندہ ہماری آنے والی نسلیں محفوظ اور عمر طبعی حاصل کر سکیں۔ مجھے اس بات کا نہایت افسوس ہے کہ حکومت نے ایسے ضروری امر کی طرف توجہ نہیں دی۔ حالانکہ پلگ (طاعون Plague) اور ملیریا اور دیگر ایسی متعدی امراض سل یا دق (ٹی بی) وغیرہ پر لاکھوں روپیہ بے نتیجہ طور پر خرچ کر رہی ہے۔ اور ڈاکٹر لوگ طرح طرح کی بے اصول اور مضحکہ خیز باتیں سنا کر پبلک کا بہت سا روپیہ برباد کر رہے ہیں۔ اور اس امر کے لئے جو طاعون اور ملیریا اور وہ ایسی امراض سے زیادہ خطرناک اور مہلک ہے۔ ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کیا جاتا۔

امر دوم پر اس وقت تک کافی توجہ نہیں ہوئی۔ اطباء ڈاکٹر اس امر پر کافی توجہ مبذول کریں۔ اور اپنے صحیح اور مکمل تجربات سے عوام کو آگاہ کریں۔ تاکہ ہمارے ملک سے یہ بلا دور ہو۔ جو اصحاب ان باتوں میں کافی مہارت اور تجربہ رکھتے ہیں۔ ان کو ضرور اپنی رائے اور تجربے سے مستفیض کرنا چاہیے۔ لہذا مناسب ہے کہ میں خود اس معاملہ میں پہلے کچھ لکھوں۔ چنانچہ جس قدر معلومات مجھے اس امر میں ہیں، ناظرین کی خدمت میں مختصر اعرض کرتا ہوں۔

قیمتی معلومات: بقول اطباء انسان کی تمام مردانہ قوتوں، مردانہ خاص اعضاء اور ان کی ترکیب و ترتیب کا منشا یہ ہے کہ وہ منی تیار کریں۔ اور قابل اولاد بنادے، اور عورت کے عضو مخصوص رحم تک پہنچا دیں۔ اور عورت کی زنانہ خاص قوتوں اور زنانہ خاص اعضاء اور ان کی ترکیب و ترتیب کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ مرد کی منی کو، رحم تک پہنچنے کا موقعہ دیں اور جب وہ رحم میں پہنچ جائے تو اسکی حفاظت و پرورش کریں۔ اور وقتِ معینہ (متعین وقت) پر بچہ پیدا کریں۔ مجھے چونکہ صرف مردانہ قوتوں کے متعلق اور ان میں ہونے والے امراض کی بابت (کے بارے میں) کچھ لکھنا ہے اس لئے صرف امراض مخصوصہ مردان کا ہی ذکر کروں گا۔ قبل ازیں کہ ان امور کا بیان کروں ضروری ہے کہ سب سے پہلے مردانہ خاص اعضاء اور ان کی خاص کیفیتوں کے متعلق کچھ تشریح کر دوں جس سے وہ تمام امور بخوبی سمجھ میں آسکیں جن کا ذکر میں اپنے اس مضمون میں کروں گا۔

مردانہ تقسیم اعضاء: مردانہ خاص اعضاء دو حصوں میں منقسم کئے جاسکتے ہیں۔ (۱) "اعضاء محصلہ منی" جو کہ منی کو حاصل کرتے ہیں یا تیار کرتے ہیں۔ (۲) "اعضاء نافلۃ المنی" جو کہ منی کو مقام مخصوص میں منتقل کرتے ہیں۔ اعضاء محصلہ المنی میں سب سے اوّل نمبر خُصِیَّتَین (43) کا ہے۔ جو خون سے مناسب اجزائے کر منی بناتے ہیں۔ منی تیار ہونے کے بعد وہ حشاۃ نافلۃ المنی کے راستے خزانہ منی میں آجاتی ہے اور وہاں محفوظ رہتی ہے، جب تک اس کے اخراج کی صورت پیدا نہ ہو جائے۔ جس وقت اس کے اخراج کے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔ اس وقت منی خزانہ منی سے نکل کر دو نالیوں کے ذریعہ جنہیں "قناتِ دافعہ" کہا جاتا ہے، عدہ قدامیہ سے گذر کر اُخلیل (44) میں آجاتی ہے اور اعضاء نافلۃ المنی یعنی قضیب اس کو مناسب یا غیر مناسب جگہ گرا دیتا ہے۔

خُصِیَّتَین (Testicles): یہ دو غدوی اجسام ہیں، جو تین غلافوں اور ایک کیسہ (Bag) میں ملفوف یعنی لپٹے ہوئے ہیں۔ ہر ایک کا اندازہ قریباً کبوتر کے انڈے کے برابر ہے۔ مگر دونوں طرف سے دبیز طول تقریباً ۲/۱، انچ اور عرض ایک انچ سو انچ کے قریب، وزن تولہ ڈیڑھ تولہ تک ہوتا ہے۔ خصیہ میں باریک باریک نالیاں ہوتی ہیں جن میں اجزائے منی گردش کرتے کرتے منی بنتے ہیں۔ ان نالیوں کے سوراخ باریک بال جیسے اور طول تین بالشت تک ہوتا ہے، حقیقت میں یہی نالیاں پیچ در پیچ ہو کر خصیہ کی شکل بنتی ہیں۔ اگر ان کو ایک دوسرے سے جوڑا جائے تو کہا جاتا ہے کہ اس کا دو میل تک طول ہو جاتا ہے۔ ان کا پہلا غلاف ایک رابطی جھلی ہے جس کا سفید نیلگوں رنگ ہے جس کو غشاء ابیض یعنی سفید جھلی بولتے ہیں۔ یہ جھلی بہت مضبوط اور ۱/۲ انچ موٹی ہوتی ہے۔ سب سے اوپر ایک کیسہ ہے جس کو "صفن" کہتے ہیں۔ موادِ منی خاص رگوں کے ذریعہ قدیم تحقیقات کے مطابق جب ان میں آتے ہیں تو وہ خصیوں کی باریک نالیوں میں آکر گردش کھاتے ہیں اور سفید ہو جاتے ہیں۔ جدید تحقیقات میں خصیہ کی جاذب غدوؤں کے ذریعہ اجزائے منی جذب ہو کر نالیوں میں گردش کھاتے اور پختگی اور سفیدی حاصل کرتے ہیں۔ خصیوں کے گرد و نواح باریک رگوں کا ایک بہت بڑا جال ہے جس کے ذریعہ موادِ منی کی آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ "برغ نالی" جو کہ طول میں دس گز کے قریب پیچ در پیچ قریباً تین چار انگشت جگہ گھیرتی ہے خصیوں کی باریک نالیاں جو کہ منی کو تیار یا جذب کرتی ہیں۔ منی کو تیار کر کے اس بڑی نالی میں پہنچاتی رہتی ہیں۔ اور کچھ عرصہ کیلئے منی اس نالی میں رہ کر مزید پختگی حاصل کرتی ہے۔

(43) دو تیلیاں جن میں مادہ متاسل رہتا ہے۔

(44) وہ سوراخ جس میں سے پیشاب یا طفہ نکلتا ہے۔

قنات نافطۃ المنی: یہ ہلکی نالی برغ کے انتہا سے شروع ہو کر خصیہ کے اعصاب اور رگوں کے ساتھ ہوتی ہوئی باہم ایک غلاف میں لپیٹی جا کر فٹ (ہرنا) نکلنے کی جگہ پہنچتی ہوئی پیٹ میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور پھر معائے تقسیم اور مثانہ کے درمیان سے گذرتی ہوئی منی کے خزانہ تک پہنچتی ہے فعل اس کا صرف

خصیوں سے منی بذریعہ نالی برغ لیکر خزانہ منی تک پہنچانا ہے۔

کیستہ المنی یا خزائن المنی: یہ دو خزانے معائے مستقیم کے آخری حصہ اور مثانہ کی سفلی سطح کے درمیان پائے جاتے ہیں، ان کی دیواریں تین طبقوں سے بنی ہوئی ہیں۔ بیرونی طبقہ شبکہ دار جھلی کا اندرونی غشائے مخاطیہ⁽⁴⁵⁾ کا اور درمیانی لحمی ریشوں پر مشتمل ہے، درمیانی طبقہ لچکدار زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ غشائے مخاطیہ کا رنگ پھیکا اور اس کے اوپر طول میں باریک باریک شکن (جھول) ہوتے ہیں۔ تھیلی دار حصہ میں یہ اونچی اونچی لکیریں بکثرت موجود ہیں۔ منی اس میں اس وقت تک موجود رہتی ہے جب تک اس کے خارج ہونے کا کوئی سبب پیدا نہ ہو۔

قنات دافعہ: یہ دونالیاں خزانہ ہائے منی سے نکل کر عضو کی جڑ کے قریب غُدّہ قدامیہ سے پہلے باہم مل جاتی ہیں۔ اور غُدّہ قدامیہ سے گذرتے ہوئے اخلیل⁽⁴⁶⁾ میں داخل ہو جاتی ہیں۔ فعل جب کوئی تحریک ہو کر منی اذعیہ منی سے نکل کر جدا ہوتی ہیں تو قنات دافعہ اس کو اخلیل میں پہنچا دیتی ہیں۔

غُدّہ قدامیہ: یہ ایک غُدّہ دی جسم ہے جو کہ اخلیل کے ایک حصہ اور مثانہ کے اگلے سرے کو گھیرے ہوئے ہے۔ قنات دافعہ (اخراج کی نالی) باہم مل کر اس میں سے گذر کر اخلیل میں داخل ہوتے ہیں یہ غُدّہ ۱/۲ انچ لمبی ایک انچ چوڑی پون انچ موٹی ہوتی ہے اس کی اوپر کی سطح کسی قدر فراخ ہے۔ عضو کے انتشار (شہوت) کے وقت اس سے رطوبت نکل کر اخلیل کو تر کرتی ہے۔ یہ رطوبت محبت آمیز باتوں اور شوق کے وقت ترشح⁽⁴⁷⁾ پاتی ہے۔ اس کا فائدہ صرف اخلیل کو تر کرنا اور راستہ منی کو نرم اور ملائم کرنا ہے۔

عضو ناقلة المنی یعنی قضیب (آلہ تناسل): یہ چند اجزائے مرکب ہیں۔ شرائن سرخ رنگ کی چند رگیں، اور وہ سیاہ رنگ کی رگیں، پٹھے عضلات، پردے غشائیں، جھلیں، اجسام مخرب، جسم اسفنجی، اخلیل وغیرہ۔ یہ جسم تین حصوں پر منقسم ہے۔ سر یعنی حشفہ (پاری)، جڑ، جسم۔

جسم: جڑ سے حشفہ (پاری) تک تمام جسم، اجسام مخرب اور جسم اسفنجی سے مرکب ہے، اجسام مخرب عضو کے نیچے اور اوپر ہیں، جسم اسفنجی عضو کے درمیان نچلی طرف جس میں اخلیل کا سوراخ ہے۔ اور اس کی درمیانی اور بیرونی جگہ کو سیون کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اجسام مخرب عضو کی جڑ کی وجہ سے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ لیکن جب اس سے آگے بڑھتے ہیں تو باہم قریب قریب ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ حشفہ (پاری) کے شروع سے کسی قدر پہلے باہم مل گئے ہیں ان کی شکل بعینہ اس طرح ہے۔ ان اجسام کی جڑیں دونوں طرف سے عضو کی جڑ کے گرد و نواح کی ہڈی سے متصل (ملی ہوئی) ہیں۔ اور ان میں گویا جڑی ہوئی ہیں۔ ان کو قضیب (عضو تناسل) کے قدر کہا جاتا ہے۔ اور بدن سے عضو کا اتصال (بڑھونا) انہی سے ہے۔ نچلی طرف سے جس طرف ان کا خلا ہوتا ہے

(45) لعاب دار جھلی

(46) وہ سوراخ جس میں سے پیشاب یا نطفہ نکلتا ہے۔

(47) قطرہ قطرہ نکلتی ہے

وہ جگہ اجسامِ اسفنجی سے پُر ہے۔ جسمِ اسفنجی جب آگے بڑھتا ہے اور جس جگہ اجسامِ مخرب باہم ملتے ہیں، وہاں سے وہ نچلی طرف ہو کر عضو کی شکل کو مکمل کرتا ہے۔ یہ ہر سہ اجسام یعنی دو مخرب اور جسمِ اسفنجی خانہ دار واقع ہوئے ہیں۔ جس سے عضو آسانی سے پھیلتا اور سکڑتا ہے۔ ان اجسام کے خانے پٹھوں شریانوں اور وریدوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور یہ رگیں اور پٹھے شاخ در شاخ ہو کر ہر سہ اجسام کے خانوں میں پھرتے ہیں۔ اور جابجا لحمی ریشے بھی ہیں۔ جب عضو میں خیزش (تناب) ہوتی ہے۔ تو اس کی طرف خون کثرت سے آتا ہے جس سے تمام چھوٹی چھوٹی رگیں پُر ہو جاتی ہیں اور پھیلتی ہیں۔ جسمِ قَصب (عضو تناسل) کے اوپر یعنی پشت کی طرف دو خاص جھلیئیں بھی ہیں جو ایک دوسرے کے نیچے اوپر واقع ہیں۔ ایک چمڑے کو ہٹا دیا جائے تو اس کے نیچے ایک جھلی پائی جائیگی، جو دبیز (موٹی) ہے اور مضبوط بھی۔ اس جھلی میں عضلاتی ریشے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یعنی اس میں اعصاب کی باریک تاریں اس کثرت سے واقع ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔ اس جھلی کو بھی ہٹا دیا جائے تو اس کے نیچے دوسری جھلی واقع ہے کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا اس جھلی کو بھی ہٹا دیا جائے تو یہ جھلی بھی ان کے ساتھ پھیلتی ہے۔ اور اپنے اوپر والی جھلی کو بھی پھیلاتی ہے۔ اوپر والی جھلی کا کام نہ صرف اپنے سے نچلی جھلی کی حفاظت کرنا ہے بلکہ وہ اپنے اعصاب کی مدد سے عضو کو اس کے تنے یا خیزش (تناب) کے وقت اوپر کی طرف کھینچتی اور نیچے گزرنے سے بچاتی ہے۔

عضو کے جسم کی نچلی یعنی سیون کی طرف ایک عصب باریک لیکن مضبوط واقع ہے۔ اس کا کام عضو کو خیزش (تناب) کے وقت سیدھا رکھنا اور اوپر کی طرف جھکنے سے روکنا ہے۔

عضو کی خیزش: عضو کی شریانیں دل سے خون عضو کی طرف لاتی ہیں۔ اور عضو کی وریدیں اس خون کو واپس لے جاتی ہیں۔ یہ وریدیں بیچ عضو میں اجسامِ مخرب کے نیچے واقع ہیں۔ جن پر اگر اجسامِ مخرب کا دباؤ پڑے۔ تو وہ دب جاتی اور خون کو واپس لے جانے سے روکتی ہیں۔

عضو کے دائیں بائیں دو عضلہ (عضلہ ایسے جسم کا نام ہے جس میں اعصاب کی تاریں بکثرت ہوتی ہیں اور گوشت وغیرہ بھی) واقع ہیں جو عضلاتِ آلت خیز کے نام سے موسوم ہیں۔ خیزش (تناب) کے وقت یہ عضلات تن جاتے ہیں، اور عضو کو دوسری طرف جھکنے سے روکتے اور عضو کو سیدھا رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ قَصب (عضو تناسل) کے بیخوں یا جڑوں کو اپنی اپنی طرف سے دباتے ہیں۔ جس سے ان کی نچلی وریدیں بھی دب جاتی ہیں، عضو کے درمیان ایک نالی ہے۔ جس کے ذریعہ بول (بیضاب / Urine) اور منی کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ نالی مثانہ سے شروع ہو کر قَصب (عضو تناسل) کے دہانہ تک آتی ہے اور یہ ایک جھلی سے بنی ہوئی ہے۔ جو شروع سے اخیر تک سب پر اُسٹر (تہ) کئے ہوئے ہے۔ جو زندہ شخص میں ساڑھے ساڑھے ساتھ انچ سے پونے آٹھ انچ تک لمبی ہوتی ہے۔ جس جھلی کا اس پر اُسٹر (تہ) ہے وہ جھلی قناتِ دافنہ اور خزانہ منی تک پہنچتی ہے۔ اس میں اعصاب کی باریک باریک تاریں موجود ہیں، ذکی اُلحس (بہت جلد متاثر ہونے والی) ہیں۔ اُخلیل پر جو اثر ہوا اس نالی کے ذریعہ خزانہ منی تک اس کا اثر پہنچ جاتا ہے۔ حَشَفَہ (نپاری) بھی اسفنجی صورت کے جسم سے بنا ہے۔ اس میں بھی خون کی رگیں اور اعصاب کی تاریں بکثرت ہیں۔ نہایت ذکی اُلحس (بہت جلد متاثر ہونے والی) ہے۔ ضرورت کے وقت خون اور روح آنے سے اس کی حس اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے تو اسے ظاہرین حس کی قوتوں کے ذریعہ اعصاب کے سبب کسی محرک اور لفظ پیدا کرنے والی چیز کے سونگھنے یا چکھنے اچھی صورت کو دیکھنے اُسکی آواز سننے یا بدن کے کسی حصہ سے اس کے مس کرنے سے دماغ میں کوئی تحریک پیدا ہو۔ یا جب کبھی تندرست منی کے خزانہ منی میں بھر جائے اور اعصاب پر اس کے خاص اثرات سے دماغ کوئی تحریک محسوس کرے۔ تو اس وقت شہوانی خیالات کی دماغ کے خاص حصوں میں ابتدا ہوتی ہے۔ جس کا اثر ان پر پہنچتا ہے، دل کے اس

خاص حصّہ کو محسوس کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو رگیں خون کو اعضائے تناسل کی طرف لے جاتی ہیں ان میں غیر معمولی حرکت شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے عضو کی شریانیں بھرتی پھیلتی اور اپنے ساتھ اجزائے اسفنجی کو مُسْتَفِی (موتا) کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ خون کی یہ روح جب عضو کے حَشَفَہ (نپاری) تک پہنچتی ہے تو اس کے اعصاب کے زیادہ حس دار ہونے کی وجہ سے اس پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اور چونکہ حَشَفَہ (نپاری) کے اعصاب کا تعلق دماغ سے ہے اس لئے حَشَفَہ (نپاری) کا یہ محسوس کیا ہوا اثر جو کسی قدر خط (مرا/سرد) لئے ہوئے ہے۔ دماغ میں پیدا شدہ شہوانی خیالات کو اور بھی ابھارتا اور دل پر اپنا اثر جاری رکھنے کی بہت زیادہ کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رگیں خون کے پیشتر (آگے) آنے سے زیادہ بھرتیں اور خانہ دار اجسام کو اور بھی پھیلاتی ہیں۔ جس سے عضو کے دراز اور مُسْتَفِی (موتا) ہونے سے عضلات آلت خیز بھی کھینچ جاتے ہیں اور اجسام مخرب کی جڑوں یا عضو کے پیروں پر دباؤ ڈالتے ہیں جس سے وریدوں یا خون کے واپس لے جانے والی رگوں کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح عضو درازی، سختی، مضبوطی اور تیزی اختیار کر لیتا ہے۔ خون اور اس کے ساتھ روح اور روح کا دم بدم عضو میں اجتماع ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور ان کے واپس جانے کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ عضو میں پوری خیزش (تثاؤ) اور تندگی (نی) ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ عضو کے اوپر والی جھلی کھینچ کر عضو کو اپنی طرف کھینچتی اور نچلی طرف جھکنے سے روکتی ہے۔ عضو کے نچلے حصّہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اسی طرح ہر دو طرف کے عضلات اپنی اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اس سے عضو سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے اور تن جاتا ہے، یعنی خیزش (تثاؤ) ہو جاتی ہے۔

اب اگر سب اعضاء کام کرنے والے درست ہیں۔ اور خزانہ منی میں منی بھی موجود ہے تو یہ خیزش ایک مکمل خیزش ہوگی اور اس وقت زائل نہ ہو سکے گی جب تک منی کا اخراج نہ ہو۔ اور یہ اس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ مباشرت کی حرکات سے حَشَفَہ (نپاری) اور اخلیل کی جھلی کے اعصاب کو دھکا لگتا ہے جس کا اثر خزانہ منی پر پڑتا ہے۔ خزانہ منی میں اگر منی کثیر یا بہت گرم ہے تو ان حرکات کا تھوڑا سا اثر بھی خزانہ منی کے محافظ اعصاب کو بے بس کر دیتا ہے۔ اور منی خارج ہو جاتی ہے اور چونکہ اس اخراج کے ساتھ اعصاب کی جان یعنی روح بھی بہت سی خرچ اور خارج ہوتی ہے اور یہی سبب جوش کا موجب ہے اس لئے سب اعصاب کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور انتشار زائل ہو جاتا ہے، اور اگر خزانہ منی میں منی قلیل ہے اور اعصاب وغیرہ تمام اعضا مضبوط ہیں تو یہ جماعی حرکات دیر تک جاری رکھنی پڑتی ہیں۔ اگر اعضائے تناسل میں یا ان کے اعصاب میں نقص ہوتا ہے یا کمزوری ہوتی ہے یا منی طبعی حالت پر نہیں ہوتی تو نہ تو خیزش مکمل ہوتی ہے اور نہ ہی مباشرت کا فعل ایک معقول عرصہ تک جاری رہ سکتا ہے، خیزش کی مذکورہ بالا صورت اور ترتیب ایک طبعی حالت کی ترتیب ہے۔ اور حقیقی خیزش کے لئے جہاں سب اعضائے تناسل کی درستی ضروری ہے وہاں منی کا بھی خزانہ منی میں موجود ہونا ضروری ہے۔ ورنہ ناقص حالت میں بھی خون کے دوران سے کم و بیش خیزش ضرور ہوتی ہے۔ جیسے عموماً صبح کے وقت مثانہ کے بول سے بھر جانے کے بعد یا بچپن میں حالانکہ اس وقت کی پیدائش کا سلسلہ ہی جاری نہیں ہوتا۔ خیزش ہو جایا کرتی ہے۔ اگرچہ یہ میرا موضوع نہیں لیکن بقدر ضرورت حاضر ہے۔

امراض مخصوصہ مردان: اعضائے تناسل مردانہ میں جو امور کہ اولاً سبب نقائص ہو سکتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ امور ہیں جو کہ ہمیں محسوس ہو سکتے ہیں۔ اور اپنی کرتوتوں کا نتیجہ ہوں۔ ان میں کثرت مباشرت، حلق، اغلام، سوزاک آتشک وغیرہ ہیں۔ دوسرے امراض بھی اگرچہ ہماری ہی بے اعتدالی سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا ہمیں علم نہیں ہوتا۔ اور ان کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام اعضائے تناسل تک ان کا اثر پہنچ جاتا ہے۔ مثلاً

معدہ، جگر، گردے، دل، دماغ وغیرہ وغیرہ کا بیمار یا کمزور ہونا۔ خون کی تولید (پیدائش) عمدہ طور پر نہیں ہوتی۔ اس میں کئی قسم کے مواد فاسدہ پیدا ہو کر طرح طرح کے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے سب سے پہلے اول امور پر بحث کرنا ضروری ہے۔

کثرتِ مباشرت، جلق، اغلام: اگرچہ ڈاکٹروں، ویدوں، حکیموں کا یہ مقولہ ہے کہ چوتھے یا آٹھویں روز فعلِ مباشرت کرنا چاہیے۔ لیکن اس بات کا صحیح اندازہ لگانا نہایت مشکل ہے، بعض طبایع ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اس کام کو ایک ماہ کے بعد سرانجام دے سکتے ہیں۔ بعض تیسرے چوتھے روز تک، بعض ہفتہ میں ایک بار، یہ امور ہر ایک شخص کی طبیعت، قوت اور صحت پر منحصر ہے۔ حقیقت میں یہ فعل ایک طبعی فعل ہے اس لئے لازمی ہے کہ اس کی خود بخود خواہش پیدا ہو۔ اور اس کے انجام پانے سے ایک خاص فرحت (تازگی) اور بدن میں چستی پیدا ہو۔ یہی ایک معیار قائم کیا جاسکتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر فعلِ مباشرت کو انجام دینے کے لئے اپنی کوشش یا کسی تحریک سے آدمی کو تیار ہونا پڑے۔ یا مباشرت کے بعد بجائے فرحت (تازگی) کے، تھکان، سستی، گرانی، کمزوری محسوس ہو تو یہ حدِ اعتدال سے بڑھا ہوا فعل خیال کرنا چاہیے اور یہی کثرتِ مباشرت ہے۔

استمنا و جلق اور اغلام: ان گندی اور قبیح عادات سے انسانی اعضاء پر اتنے بُرے اور بڑے اثرات پڑتے ہیں جیسے آگ کو پانی بجھا دیتا ہے یونہی یہ افعال انسان کی جوانی کی قوت کو جلا کر رکھ بنا دیتے ہیں۔ تفصیل ملاحظہ ہو،

(۱) عضو تناسل کے اجزاء جیسا کہ آپ پہلے معلوم کر چکے ہیں، یعنی دو قسم کے اجسام اسفنجی، پردے، عضلات، رگیں، اُخلیل، حشفہ (نپاری)۔ سب سے پہلے ان افعالِ ذمہ کا اثر اُخلیل پر پڑتا ہے۔ اُخلیل کے اندر نہایت باریک جھلی ہے اور حشفہ (نپاری) کے پٹھے نہایت لطیف اور باریک ہیں۔ قدرت نے ان میں تمام بدن سے قوتِ حس زیادہ پیدا کی ہے۔ جب جلق میں ہاتھ کے کھر درے پن سے اغلام میں مفقَد (48) کے پٹھے انسدادیت یعنی رکنے کے باعث کثرتِ مباشرت میں بار بار اُخلیل اور حشفہ کو کام کرنے سے رگڑیں پہنچتی ہیں تو اس طرف خون کا دوران زیادہ ہوتا رہتا ہے جس سے حشفہ (نپاری) کے پٹھوں اور اُخلیل کی جھلی کی قوتِ حس پہلے سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ فعل بار بار سرانجام پاتا ہے تو یہ حس بڑی ہوئی ایک خراش کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور جیسے کہ عام طور پر آپ دیکھتے ہیں کہ بدن کے جس حصے پر خراش یا رگڑ لگ جائے وہاں خون کا دوران زیادہ ہو کر کس قدر رورم ہو جاتا ہے، اور اگر اُس جگہ پر ہاتھ یا کپڑا اچھو جائے تو تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح حشفہ (نپاری) اور اُخلیل میں اس رگڑ کے پیدا ہونے کے کم و بیش خون کا اجتماع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور خفیف (معمولی) سی ورم کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی عضو میں کم و بیش خیرش بھی رہا کرتی ہے۔ جس سے جلق، اغلام اور کثرتِ مباشرت کے عادی کو ان افعال کے انجام دینے کی بار بار تحریک ہوتی ہے۔ یہ حس کا بڑھ جانا اور خفیف سا ورم رہنا گویا ایک تنبیہ ہوتی ہے جس سے عاجز مریض بے بس ہو کر بار بار ایسے افعال کا مرتکب ہوتا ہے۔ انسان کے مفقَد میں قدرت نے عضلات اس قسم کے پیدا کئے ہیں کہ اگر اندر کی طرف سے کوئی چیز باہر کی طرف نکالنا چاہیں تو وہ اس کی روکاؤٹ نہیں کرتے، مگر باہر سے کوئی چیز اندر داخل ہو تو وہ اس کو روکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ "اغلام" میں زیادہ زور دینا پڑتا ہے، جس سے حشفہ (نپاری) اور اُخلیل کی جھلی میں خراش پیدا ہو جاتی ہے اور "جلق" میں بھی یہی صورت واقع ہوتی ہے۔ یعنی ہاتھ کی رگڑ سے پٹھے ماؤف ہو جاتے ہیں اور وہاں دورانِ خون زیادہ ہو کر خفیف سا ورم پیدا ہو جاتا ہے، حشفہ میں جو نازک ترین

اعصاب ہیں۔ ان کی قوتوں اور جس کی نگرانی وہ رطوبت کرتی ہے جو عورت کے اندر اندام نہانی میں مباشرت کے وقت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ رطوبت علاوہ اور فوائد کے عضو کو تر کر دیتی ہے۔ مصنوعی طور پر اس رطوبت کے مقابلہ پر کوئی اور رطوبت بنائی ہوتی ہر گز ہر گز وہ حفاظت نہیں کر سکتی۔ اخلیل میں متذکرہ بالا خفیف ورم کا رہنا اور جھلی کا پہلے سے زیادہ حس دار ہو جانا۔ جب اس کو روکا نہ جائے تو آہستہ آہستہ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اخلیل کی جھلی کو ذکی الحس بنانے کے علاوہ قضيیب کی جڑ میں عُدَّةٌ قُدَّامِيَّةٌ کو بھی سوزش ناک کر دیتا ہے۔ اس میں حس کے بڑھانے سے اس کی وہ رطوبت جو اخلیل کو تر رکھتی ہے اور ضرورت کے وقت اخلیل کو نرم رکھتی ہے اب بہت زیادہ اس میں سے رطوبت بہنے لگتی ہے۔ اس رطوبت کا کثرت سے نکلنا وہی اثر پیدا کرتا ہے جو کہ منی کے نکلنے سے ہوتا ہے اور ایسی صورت ہو جاتی ہے کہ خیزش ہوئی اور رطوبت نکلتی شروع ہوئی۔ اور قضيیب سست یا ناکارہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ یہ رطوبت سوتے میں زیادہ بہتی ہے اور اخلیل کے سوراخ پر آکر جمع ہوتی رہتی ہے۔ ایسے لوگ جب صبح اٹھ کر بول کرتے ہیں تو حشفہ کے باہم لب جڑے ہوئے ہوتے ہیں، بول اول تو نکلتا نہیں، ہاتھ سے لب کھولتے ہیں تو بول کی دو دھاریں نکلتی ہیں۔ زیادہ زور دینے سے سوراخ اخلیل سارا اٹھ جاتا ہے۔ اور بول پورا خارج ہوتا ہے۔ اسی طرح منی کا اخلیل کے سوراخ پر جم جانا اکثر اوقات اس جگہ ورم اور بعض مرتبہ زخم پیدا کر دیتا ہے۔ جو بعد میں بڑھ کر سخت سوزاک ہو جاتا ہے جو کہ بڑی سخت اور عسیر العلاج بیماری ہے، اخلیل کے لبوں پر اس طرح رطوبت کا جمنا ان افعال کے کرنے والوں کو گویا تنبیہ ہوتی ہے۔ پھر بھی اگر رُکے تو اور نقائص شروع ہوتے ہیں۔ یعنی یہ ذکاوت حس بڑھتے بڑھتے انزالی نالی۔ خزانہ منی، خصیتین وغیرہ تک پہنچ جاتی ہے۔ اور مختلف نقائص اور تکلیفات کا موجب بن جاتی ہے۔

اعصاب وغیرہ دیگر اجزاء پر اثر: آلہ تناسل کی اندرونی جھلی پر جب پوری طرح اثر ہو چکتا ہے تو ان افعال سے حلق اور اغلام کا اثر بہت زیادہ اور جلد جلد اور کثرت مباشرت کا نسبتاً کم اور دیر سے قضيیب (عضو تناسل) کے دیگر اجزاء پر شروع ہو جاتا ہے، یاد رکھنا چاہیے کہ پٹھے بذات کوئی کام سرانجام نہیں دے سکتے،

جب تک ان میں کام کرنے والی شے طبعی روح (وہ بخارات لطیفہ جو خون سے پیدا ہوتے ہیں) اور خون میں شامل رہنے کے علاوہ اعصاب میں ان کا کثیر حصہ صرف ہوتا ہے۔ موجود نہ ہو، اور پٹھے جس قدر زیادہ کام کرتے ہیں، اسی قدر یہ روح زیادہ صرف ہوتی ہے۔

حکماء کا قول ہے کہ ایک بار کے فعل مباشرت سے جس قدر یہ روح صرف ہوتی ہے اس قدر بدن کے کسی منی سل کے گرد رطوبات اکثر رہتی ہیں، ان میں سے کسی ایک فعل کا مرتکب ہو۔ اور وہ اس کشت سے کام لے کہ اس سے کوئی ایک جز و اجزائے چہار گانہ (چاروں) سے جو عضو کو سیدھا رکھتے ہیں۔ نسبتاً زیادہ کمزور ہو جائے۔ اور اس طرف کی حرارت اور روح کی آمد و رفت کم ہو جائے۔ اور رطوبت کا زیادہ اجتماع ہو جائے۔ تو وہ عضو یا عصب یا جھلی ڈھیلی ہو جائے گی۔ اور گچی (نیڑھاپن) پیدا ہوگی۔ اور اگر کوئی شخص ان افعال کا مرتکب ہو جس کے بدن یا اعضائے تناسل کے گرد و نواح میں رطوبات کی قلت ہے اور ان افعال کی حرکات اور اس سے پیدا شدہ عارضی حرارت رہی سہی رطوبت کا بھی خاتمہ کر دے۔ اور ایک طرف کے جزو پر بالخصوص اثر پڑے۔ اور اس میں روح وغیرہ کی آمد و رفت بند ہو جائے۔ تو وہ جزو سکڑ جائے گا۔ اور گچی (نیڑھاپن) پیدا ہو جائے گی۔ اسی لکت میں تمام کا تمام قضيیب ورنہ کم از کم اس کا وہ طرف جس طرف کا جزو مذکور سکڑ گیا ہے۔ سیاہی مائل ہو جائے گا۔ اور ایسی حالت میں عضو لاغر بھی زیادہ ہوگا، پس حلق، اغلام اور

کثرت مباشرت سے بیرونی طور پر اِخلیل اور حشفہ میں ذکاوتِ حس پیدا ہو جاتی ہے۔ عُدّہ مذی بار بار اپنی رطوبت کثرت سے نکالتا ہے اجسامِ اسفنجی دب جاتے ہیں۔ عضو غیر ہموار ہوتا ہے۔ جڑ پتلی ہو جاتی ہے، تمام پٹھے، عضلے، رگیں اور جھلیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ عضو پر نیلی رگ ظاہر ہو جاتی ہے، مگر یہ ضروری نہیں کہ سب میں یہ نقائص جمع ہو جائیں۔

اندرونی اعضائے تناسل پر اثرات: پہلے لکھا جا چکا ہے کہ اِخلیل سے لے کر خزانہ منی تک ایک جھلی واقع ہوتی ہے۔ جو تمام نالی میں بچھی ہوتی ہے۔ اور چونکہ اعصاب یعنی اس جھلی کا جس رکھنے والا حصّہ مشترک ہے اس لئے جو اثر اِخلیل کے حشفہ پر ہو گا۔ اس سے تمام نالی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ جب اِخلیل کی جھلی میں ذکاوتِ حس شروع ہو جاتی ہے تو بڑھتی بڑھتی غدہ قدامیہ تک پہنچتی ہے۔ پھر اس کو ماؤف کرتے ہوئے آگے آگے بڑھتی ہے۔ انزالی نالی اور اس کے تمام حصّوں کو کرتی ہوئی خزانہ منی کو پُر کرتی ہوئی جا پہنچتی ہے۔ اِخلیل اور خزانہ ایک تعلق گہرا ہے۔ اِخلیل اگر کسی وجہ سے متحرک ہو۔ تو خزانہ بھی اس کی مدد کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ ابتدائی حالات میں تو خزانہ منی کے الحس ہونے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ جب کبھی قبض ہو اور فضلہ کی نالیوں کا دباؤ خزانہ منی پر پڑا۔ تو منی خزانہ سے نکل کر اِخلیل کے رستے خارج ہو گئی۔ یا جب کبھی خفیف سے خیزش ہوئی اور چند حرکات کی گئیں، خواہ ہاتھ سے یا فعلِ مباشرت کے ذریعہ سے اس کا اثر جب اِخلیل کے درم پر پڑا۔ جھٹ منی خزانہ سے علیحدہ ہو کر خارج ہوتی ہے، اسے سُرعَت انزال کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ مگر جب ذکاوتِ حس کا پورا تسلط جما لیتا ہے تو اسے اور ترقی ہوتی ہے۔ سوتے میں جب خزانہ منی میں منی پہنچی اور اعصاب کی حس نے اسے بوجھ معلوم کیا اور اس کا اثر اعصاب کے ذریعہ دماغ تک پہنچا۔ قوتِ واہمہ نے کوئی صورت بنا کر پیش کر دی۔ خواب میں وہ شہوت کے پجاری نے فعلِ مباشرت شروع کر دیا۔ اور منی خواب میں خارج ہو گئی۔ اس درجہ میں مباشرت بھی ہوتی ہے اور خط (حز ۱/سرو) بھی، مگر جب اس سے ترقی ہوئی۔ تو اوّل تو خط (حز ۱/سرو) اور لذّت کا احساس نہیں ہوتا۔ اور سوتے میں محض چھیڑ چھاڑ سے ہی انزال ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہاں تک معاملہ بڑھ جاتا ہے کہ نہ کوئی شکل دکھائی دیتی ہے اور نہ ہی کچھ محسوس ہوا، خزانہ منی کو منی کا بوجھ معلوم ہوا۔ تو اس نے منی کو فوراً خارج کر دیا۔ صبح بیدار ہوئے تو کپڑا گیلیا معلوم ہوا تو پتہ لگا۔ ورنہ خبر ہی نہیں ہوتی۔ یہاں تک پہنچنے پر بول کے ساتھ بھی منی خارج ہو جاتی ہے، فضلہ کی رگوں کے دورے، قبض کی حالت میں یا بول کے اِخلیل میں گزرنے اور اس کی سرسراہٹ کے معلوم ہونے سے خزانہ منی سے منی نکل آئی۔ اور بول کے درمیان شامل ہو کر یا بول کے اخیر میں نکل گئی۔ پھر یہ حالت بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ رات کو بے خبری میں بھی منی نکل جاتی ہے، صبح بول کے ساتھ بھی اور دن میں کسی نامحرم کو دیکھنے یا شہوانی گفتگو سننے یا کلف لگا کپڑا پہننے سے بھی۔ اسی طرح کثرت سے اخراج منی کے جو نتائج اور نقائص ہیں وہ آئندہ بیان ہوں گے۔ جب اس درجہ تک نوبت پہنچتی ہے تو اس ذکاوتِ حس کا اثر برنج اور اس کے متعلقہ حصّہ پر پڑتا ہے۔ اور وہاں سے گذر کر خصیوں تک جا پہنچتا ہے کچھ تو اس حس کے اثر اور کچھ اعصاب کی کمزوری سے خصیوں کی رگوں میں رطوبت جمع ہوتی ہے۔ اور ان میں خون کی آمد و رفت کے راستوں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ یا الجھ کر گرہ سی بن جاتی ہے۔ اور خصیوں کو غذا کم پہنچتی ہے۔ جس سے وہ نہایت لاغر اور ڈہل ڈہلے (ڈھیلا) سے ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بھی اس ذکاوت کا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اِخلیل کی جھلی کے ذریعہ وہ بھی متاثر اور کمزور ہو جاتا ہے۔ پیشاب کو روکنا اس کے بس کا نہیں رہتا۔ اور بار بار بول آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کو دن میں بیس بیس پچیس پچیس دفعہ بلکہ اس سے بھی زیادہ بول آتے دیکھا گیا ہے۔

دیگر اعضاء بدن پر اثرات: دیگر اعضاء بدن پر ان کے برے اثرات کی فلاسفی معلوم کرنے سے پہلے اس امر کی ضرورت ہے کہ اعصاب منی اور ارواح کے متعلق بعض ضروری معلومات سے آپ کو باخبر کر دینا چاہیے تاکہ اچھی طرح یہ مضمون سمجھ میں آسکے۔

اعصاب: یعنی پھٹوں کی مثال بدن انسان میں بعینہ (اسی طرح) ان تاروں کی سی ہے جو قوت برق کو اس کے انجن وغیرہ سے ایسے کارخانہ میں پہنچاتی ہے جن میں بجلی کی قوت سے بکثرت مشینیں چل رہی ہوں اور مختلف کام کر رہی ہوں۔ جس طرح ان تاروں میں سے کسی ایک کے ناکارہ ہو جانے سے اس کی متعلقہ مشین اپنا کام بند کر دیتی ہے۔ اسی طرح سے یہ اعصاب جو اعضاء بدن کی مختلف مشینوں سے تعلق رکھتے ہیں اور قوت برقی کے بجائے روح کی رو پہنچاتے ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی ایک اپنے متعلقہ کام کو انجام دینے کے قابل نہ رہے تو یقیناً وہ مشین اپنا کام کر دینا بند کر دے گی۔ نیز بدن کے تمام اندرونی و بیرونی کام، چلنا، پھرنا، سو گھٹنا، چکھنا، سنا، دیکھنا، محسوس کرنا، سوچنا، سمجھنا، خواہش، دل کا تڑپنا، دوران خون، غذا کی تحلیل، گلیٹوں سے خون کے رطوبات کی پیدائش، جسم کا پرورش پانا، ہر ایک عضو کو اپنے اپنے متعلقہ کام کا سرانجام کرنا وغیرہ انہی اعصاب سے انجام پاتا ہے۔ ہر حصہ بدن میں ان کی تاریں پہنچتی ہیں۔ اور چونکہ اس کارخانہ کی مشینوں کا باہم گہرا تعلق ہے۔ اور اکثر کام دوسری مشینوں سے وابستہ اور لازم ملزوم ہیں۔ اس واسطے ان تاروں میں سے اگر ایک تار بھی ناکارہ ہو جائے۔ اور روح کی آمد و رفت کے ناقابل ہو جائے۔ تو اکثر حالتوں میں اس کا اثر تمام کارخانہ پر پڑتا ہے۔ اور اتنا نقصان پہنچتا ہے کہ جس کی انتہا نہیں۔

روح: طبی اصطلاحات میں ایک قسم کے بخارات ہیں۔ نہایت لطیف جو بغیر خوردبین کے دکھائی نہیں دے سکتے، یہ بخارات خون کے لطیف ترین اور کارآمد اجزاء سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس میں شامل رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اعصاب کی یہ جان ہیں اعصاب ان کے بغیر بالکل ناکارہ ہیں، یہ بخارات اعصاب کے رگ و ریشہ میں جمع رہتے ہیں۔ جس قدر یہ کارآمد شے ہے۔ اسی قدر نازک بھی ہے اور بدن کے ذرا ذرا فعل میں ان کی کافی مقدار خرچ ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ فعل مباشرت سے جو حظ حاصل ہوتا ہے وہ بھی اسی کے اخراج یا تحلیل ہونے سے ہوتی ہے۔ ان بخارات کا اعتدال سے خرچ ہونا اور مناسب جگہ پر تحلیل ہونا موجب تقویت و صحت ہے۔ اور ضرورت سے زیادہ ان کا اسراف بدن کو ڈھیلا اور کمزور اور ناکارہ کر دیتا ہے۔ حقیقت روح کی تحقیق کے لئے فقیر کی تصنیف "الفتوح" پڑھئے۔

منی: خون کے جو کارآمد اجزاء بدن کے اعضاء کو خوراک دیتے ہیں۔ اور زندگی کو جاری و صحت کو درست اور بدن کو مضبوط رکھنے کا موجب بنتے ہیں۔ وہی اجزاء منی بھی بناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اچھی اور مقوی غذا بدن کو مضبوط اور صحت کو اچھا بنانے کے علاوہ منی بھی زیادہ بناتی ہے۔ بخلاف کم غذا رکھنے والی اشیاء سے اور یہ مسئلہ بات ہے کہ جب کسی خاص مصرف میں یہ غذائی اجزاء زیادہ صرف ہو جائیں یا غذائی اجزاء خون میں کم شامل ہوں۔ تو دوسرے اعضاء یا تمام بدن کمزور ہو کر بہت نحیف (کمزور) ہو جاتا ہے۔ اور قوت جواب دے دیتی ہے۔ اور سب تحقیقاتیں اس بات پر متفق ہیں، کہ منی کی پیدائش کے بعد اگر وہ خارج نہ ہو۔ تو دوبارہ خون میں جذب ہو کر جزو بدن بنتی ہے۔ اور جسم کی طاقت اور توانائی کا باعث بنتی ہے۔ مردانہ رغب داب، طاقت و توانائی، حُسن و جمال وغیرہ سب منی کے دوبارہ جذب ہونے کا نتیجہ ہے۔ تو بس ثابت شدہ امر ہے کہ روح بھی اور منی بھی خون کے کارآمد اجزاء سے پیدا ہوتی ہے اور خون میں کارآمد اجزاء کی موجودگی اس امر پر منحصر ہے کہ اچھی اور طاقت والی غذا کھائی جائے۔ اور معدہ اسے اچھی طرح ہضم کر کے خون میں شامل کر دے۔ اور

خون میں سے ان اجزاء کا اخراج اس حد تک ہو جس حد تک وہ پیدا اور موجود ہوں۔ ورنہ آمد سے خرچ زیادہ ہو کر موجب کمزوری خون ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ جلق، اغلام اور کثرتِ مباشرت سے اخلیل میں خفیف سا ورم پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ اور ذکاوتِ حس کے بڑھ جانے سے جریانِ منی کی نوبت آجاتی ہے۔ اور منی کے اخراج سے اعصاب سست اور ناکارہ ہو جاتے ہیں۔

جریانِ منی: پاخانہ کے وقت قبض کی حالت میں کونٹھنے سے یا عام طور پر بول کے وقت بول سے پہلے یا اس کے بعد یادِ درمیان بول کے دھات (تولیدی مادہ) کا نکلنا، یا سوتے میں کسی صورت کو دیکھنے کے بعد یا بلا دیکھے صورت محسوس ہوتے یا بے خبری کی حالت میں چلتے ہوئے گاڑھے کپڑے کی رگڑ سے یا شہوانی خیالات کے پیدا ہونے یا اور کسی طرح جبکہ بلا ارادہ منی کا اخراج ہو جایا کرے۔ تو اُسے ”جریانِ منی“ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جریانِ ایک عادی لفظ ہے۔ جو ان تمام حالتوں پر بولا جاتا ہے جن میں کہ بلا خواہش کئے یا بلا ہمبستری کئے منی نکل جایا کرے۔ اور جریانِ منی اس وقت تک مستقل صورت اختیار نہیں کرتا جب تک کہ خزانہ منی کے اعصاب کمزور نہ ہو جائیں۔ یا منی بے حد رقیق (پتلا) نہ ہو جائے خواہ کوئی اور سبب ہو یا نہ ہو۔ خصوصاً خزانہ منی کے پٹھوں کی حس ضرورت سے زیادہ بڑی ہوتی ہے۔ اعصاب منی کی زیادہ حس ہونے کے ساتھ سرعتِ انزال، احتلام کا ہونا بھی ضروری ہے۔ مباشرت میں وقت مقررہ سے پیشتر منی کا اخراج ہونا سرعتِ انزال ہے۔ اور سوتے میں منی کا خارج ہونا ”احتلام“ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، بعض وقت بول کے ساتھ بعض دیگر رطوبات یا رُسوب (تہہ نشین ذرات) وغیرہ کا بھی اخراج ہوا کرتا ہے۔ جس سے جریانِ منی یا دھات (تولیدی مادہ) گزرنے کا شبہ ہوتا ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ ان کا باہمی فرق اور علاماتِ فارقہ (فرق کرنے والی علامات) و متخیرہ (بدلائ) کی تشخیص کر لی جائے۔ تاکہ اصل مرض و غرض میں فرق معلوم ہو۔ معدہ، جگر، امعاء، گردوں اور مثانہ وغیرہ کی خرابی سے بعض اوقات رطوبات سے نکلا کرتے ہیں۔ جس سے بول گدلا سا معلوم ہوا کرتا ہے۔ ان کے علاوہ غُدّہ قُدرِ امیّہ کی رطوبت جس کو ”مدی“ کہتے ہیں۔ بوقتِ خیرش و انتشارِ عضو کے سوراخ کو تر کر دیتی ہے تاکہ منی کی حدّت سے عضو کی نالی کو کسی قسم کی گزند (تکلیف) نہ پہنچے۔ اور دیگر دوسری گلیٹیوں کی رطوبت جس کو ”ودی“ کہتے ہیں جو کہ بول گرتے وقت ان گلیٹیوں سے نکل کر بول کے ساتھ شامل ہو جایا کرتی ہے تاکہ بول کی تیزی کو کم کرے، یہ ہر دو رطوبات بعض اوقات ضرورت سے یا معمول سے زیادہ نکلا کرتی ہیں۔ جن سے جریانِ منی کا شبہ ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے۔

رطوبات: بول کسی محفوظ برتن میں رکھنے سے نہ نشین ہو جایا کرتے ہیں چونکہ ان کی کئی اقسام ہیں، اور ہر ایک کی شناخت کے لئے علیحدہ علیحدہ علاماتِ متخیرہ (49) ہیں۔ اگر ان کا تذکرہ کیا جائے تو یہ مضمون ایک علیحدہ کتاب کی صورت اختیار کر لے گا۔ اس لئے ان کو ترک کرتا ہوں، اور صرف ایک موٹی سی شناخت تحریر کرتا ہوں کہ ہر معالج اس کو تمیز کر سکے۔ اور وہ یہ ہے کہ جریانِ منی میں اجرامِ منی کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ دوسری رطوبات میں اجرامِ منی نہیں پائے جاتے۔ پس خوردبین کے ذریعہ آسانی اجرامِ منی دیکھے جاسکتے ہیں۔ اور سہولت سے تمیز اور تحقیق ہو سکتی ہے۔ اگرچہ رطوباتِ مدی اور ودی کا کثرت سے یا زیادہ نکلنا عضو میں سستی پیدا کر دیتا ہے۔ اور قوتِ مردی کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ مگر جو نقصانات کہ منی کے اخراج سے اعضائے تناسل اور تمام بدن میں پیدا ہو جاتے ہیں اور سُرعت کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں ان کا عُشرِ عشر (بہت کم) بھی ورو مدی اور ودی وغیرہ سے نہیں ہوتا۔

(49) اچھے برے میں یا مختلف چیزوں میں تمیز کرنے والی (قوت)۔

اسبابِ جریان: جریان کے جو اسباب آج کل عام طور پر پائے جاتے ہیں، وہ تو جلق، اغلام، کثرتِ مباشرت اور کثرتِ شہوانی خیالات ہیں۔ جن کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ لیکن جن وجوہات سے مرضِ جریان پیدا ہو سکتا ہے اگر ان کو تقسیم کیا جائے تو پانچ قسم پر منقسم ہو سکتے ہیں۔

(۱) فسادِ منی۔ (۲) فسادِ ادغیہ منی۔ (۳) فسادِ مضلہ محافظ منی۔ (۴) گردوں کا فساد۔ (۵) اعضائے لبادی کا فساد۔

ان میں ہر ایک سبب میں اور بہت سے اسباب شامل ہیں جن کا ذکر مفصل نہیں۔ مگر مُجمل (اجمالی) طور پر کچھ تحریر کر دیا گیا ہے۔ تاکہ یہ مضمون اہل سمجھ کے لئے کار آمد بن سکے۔

علاماتِ جریان: جب جریان کا مرض ایک عرصہ تک کسی شخص کو عارض رہے۔ تو اس میں مندرجہ ذیل تکلیفات اور عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۱) مریض تکان کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

(۲) دماغی یا جسمانی محنت سے بہت جلد تھک جاتا ہے۔

(۳) اس کے خیالات منتشر ہو جایا کرتے ہیں۔

(۴) حافظہ میں فُتور اور فہم و ادراک میں خلل رہتا ہے۔

(۵) سر بھاری رہتا ہے۔

(۶) عصبی دردیں مثلاً چہرہ سینہ اور کمر وغیرہ میں خفیف سادرد رہتا ہے۔

(۷) کھانے کے بعد معدہ میں درد، ثقیل ڈکار (بھاری ڈکار) اور نفخ پیدا ہو جاتا ہے۔

(۸) سینہ میں جلن اور تیزابی کیفیت۔

(۹) کھانے کے بعد نیند کا غلبہ۔

(۱۰) سوزشِ قلب، ہولِ دل^(۵۰)، یا دل کا ڈوبنا۔

(۱۱) طبیعت میں بے استقلالی۔

(۱۲) رات کو بے خوابی یا بد خوابی۔

(۱۳) دورانِ سر یعنی سر چکرانا۔

^(۵۰) دل کی دھڑکن کا تیز ہونا

ان کے علاوہ بول میں خلل واقعہ ہو جاتا ہے۔ مختلف قسم کے رسوب فاسفیٹ اس میں نکلتے ہیں۔ کبھی مٹانہ میں بھی خراش ہو جاتی ہے۔ مٹانہ کی گردن سے مقعد اور حشفہ تک درد اور بار بار بول کی حاجت ہوتی ہے۔ اخیل میں خراش اور سوزش ہوتی ہے۔ لرزہ سا پایا جاتا ہے، ریڑھ پر چوٹیاں سی ریگتی معلوم دیتی ہیں۔ رانوں وغیرہ میں درد اور پنڈلیوں میں پھردکن، سماعت میں فرق، ذائقہ میں خلل، جلد کا سیاہی مائل زرد، آنکھوں میں نیلے حلقے، سر کی چندیا میں درد، اثنیسین (دونوں خضیسوں) میں خفیف خفیف درد، دقت متففس (سانس لینے میں تکلیف)، طبیعت چڑچڑی غصہ ور، تنہائی پسند، لوگوں کے میل جول سے طبیعت متفر، مایوسی، پست ہمتی، آواز کمزور و بے طاقت اور کمزور و بے طاقت، آلات تناسل کی کمزوری، قوت باہ باطل یا بالکل کم، جماع کرنے سے بہ سبب نفائض منی نطفہ انعقاد⁽⁵²⁾ نہیں پکڑتا۔ ہڈیاں دکھتی ہیں۔ ضعف اعصاب و ضعف دماغ کی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ہضم میں فتور آ جاتا ہے، آخر اثنیہا (خواہش) کم ہو جاتی ہے۔ روز بہ روز لاغری بڑھتی جاتی ہے، اور مریض مسلول سا معلوم ہوتا ہے۔ اگر اس اثناء میں تپ شدید ہو جائے تو مریض میں قوت برداشت کم ہونے کی باعث جلد خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات آدمی پاگل ہو جاتا ہے، بالخصوص جہاں سبب حلق ہو۔ تو اکثر مرگی پڑ جاتی ہے۔ یافالج کا حملہ ہوتا ہے گویا یہ سب علامات یا سوء طبیعتِ معدہ (معدے کی خرابی) کی علامات ہیں۔ جو بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ جاتی ہیں، حقیقت میں حلق اغلام، کثرتِ مباشرت کی عادات سوء طبیعتِ معدہ (معدے کی خرابی) والے مریض کو ہوا کرتی ہے۔ اور یہی سبب اس کا اولیٰ ہے۔ بورک ایسڈ سے موصوت دم ہو کر دورانِ خون میں مل کر ایسی خواہشات کا موجب ہوا کرتا ہے۔ مریض ان عادات پر مجبور ہوتا ہے جہاں جہاں یہ مادہ پہنچتا ہے۔ اُس اُس عضو کے فعل میں تفریط اور افراط (کی) پیدا ہوتی ہے۔ مریض بے چارہ ایک مشت اُشٹخوال⁽⁵³⁾ بن کر رہ جاتا ہے۔ اللہمَّ احفظ

تشخیصِ مرض: علامات جو عام طور پر جریانِ منی کی موجودگی میں پائی جاتی ہیں۔ ابتدائی اور آخری حالت میں وہ تو مذکور ہوئیں۔ اب یہ امر نہایت آسان ہے کہ جب کوئی ایسا مرض سامنے آئے اور اس میں ان علامات سے اکثر پائی جائیں تو اس کی نسبت یقین کر لینا چاہیئے کہ یہ سوء طبیعتِ معدہ (معدے کی خرابی) یا سوزشِ مُزمنِ معدہ⁽⁵⁴⁾ کا مریض ہے۔ جس کو متقدمین سوء مزاج معدہ⁽⁵⁵⁾ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ حلق اغلام، کثرتِ مباشرت اس کے بعد جریانِ احتلام، سرعتِ انزال، کمزوری، نامردی، آگے بڑھ کر سوزاک، قرحہ، آتیشک وغیرہ بنتا ہے۔ وہ ہماری خود کردہ کرتوتیں ہیں۔

⁽⁵¹⁾ کانوں کی جھنجھناہٹ⁽⁵²⁾ نطفہ کا حمل کی صورت اختیار کرنا، حمل قائم ہونا (بیشتر نطفے وغیرہ کے ساتھ)⁽⁵³⁾ کمزور⁽⁵⁴⁾ معدے کی پرانی سوزش⁽⁵⁵⁾ معدے کا چڑچڑاہٹ

علاج: تشخیص کے مختصر سے بیان سے ہی آپ اصول علاج کا استخراج بخوبی کر سکتے ہیں۔ اور یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ کون سا صحیح اور سچا راستہ ہے۔ جس پر قدم زنی سے کوئی شخص اس مشکل سے جانے والے مرض کا خاطر خواہ علاج کر سکتا ہے۔ پہلا اصول علاج جسے کسی بھی حالت میں نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ اور کبھی احیاناً (افتاقاً) فراموش ہو جائے تو علاج سے بجائے فائدہ کے سخت ترین نقصان کا اندیشہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر اعضائے تناسل میں ذکاوت جس پیدا ہو چکی ہو تو جب تک اسے زائل نہ کر لیا جائے اس وقت تک کسی مقوی دوا کا استعمال ہر گز ہر گز نہیں کرنا چاہیے۔ اور اگر کسی حالت نازک کی وجہ سے جبکہ بے حد کمزوری ہو۔ تقویت کی اشد ضرورت پیش آجائے تو مسکن اور مخدّر (محفوظ) کافی تعداد میں شامل کر لی جائیں۔ یا ایسی ادویہ کی تلاش کی جائے جو مقوی ہونے کے ساتھ مخدّر (محفوظ) اور مسکن اعصاب (اعصاب کو سکون دینے والا) بھی ہوں۔ اور کسی جگہ کے اجتماع خون کو دور کرنے والی ہوں۔ تاہم محرک اعصاب ادویہ کی تو کسی طرح بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ان موٹے موٹے اصولوں کے سمجھ لینے کے بعد اب ان صورتوں کو مد نظر رکھ لینا چاہیے۔ جو مرض کی ابتدائی حالت میں بصورت اسباب اور اس کی ترقی کے زمانہ میں یا انتہا تک پہنچنے کے زمانہ میں پیدا ہو سکتی ہے۔ اب میں وہ اپنا بہترین علاج تحریر کرتا ہوں جو میرا معمول ہے۔ اور جس کے ذریعہ اس وقت بلا مبالغہ ہزار ہا مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ اور میرے ہاں بے شمار تجربات کے بعد انتہائی اور آخری دوا ان شکایتوں کو رفع کرنے کے لئے قرار دی جا چکی ہے۔ اور میں اس جگہ صرف انہی شکایتوں کو رفع کرنے کے لئے ذکر کروں گا۔ جو آج کل کثیر الوقوع ہیں۔ اور ان دیگر صورتوں اور اسباب کو ترک کر دوں گا جن کا مابعد وقوع ہو سکتا ہے، مگر نسبتاً کم ہیں کیونکہ میں بطور مضمون کے اس کے لئے لکھ رہا ہوں نہ کہ کتابی حیثیت سے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میرا مضمون بہت طویل ہو رہا ہے۔

ذکاوت جس: سب سے پہلے ذکاوت (احساس کی تیزی) کو دور کرنا بہترین علاج ہے۔ اس کے لئے انگریزی ادویات سے پوٹاشیم برومائڈ (Potassium Bromide) ایک نہایت مفید اور مجرب دوا ہے جس کی خوراک ۱۵ گرین تک دینی چاہیے۔ ہفتہ عشرہ⁽⁵⁶⁾ استعمال کرنے سے یقیناً ذکاوت (احساس کی تیزی) دور ہو جاتی ہے۔ میں نے اس دوائی کو ایک عمدہ تجویز میں بدل لیا ہے۔ یعنی پوٹاشیم برومائڈ (Potassium Bromide) ایک حصہ اور دانہ دار کھنڈ نو حصہ باہم پیس لیں۔ خوراک ایک ماشہ سے دو ماشہ۔ مناسب بدرقہ یا ہمراہ پانی ایک دن میں دو بار استعمال کریں۔ ہمارے ہاں اس دوائی کو "برومین" (Bromine) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ دوران استعمال میں مریض کو غذا بے نمک دینی چاہیے۔ جس سے برومائڈ کا اثر جلد اور بہتر ہوتا ہے۔ کیونکہ جب غذا سے نمک نکال دیا جائے تو یہ دوا جسم اور اعصاب وغیرہ میں خوب جذب ہوتی ہے۔

اور اگر مریض کمزور ہو جائے۔ یا اس کے تشکّل (بات کرنے) میں فرق آجائے۔ تو پھر اس دوا کا استعمال ترک کر دینا چاہیے۔

سفوف ذکاوت: یہ سفوف ذکاوت دور کرنے کی بہترین دوا ہے۔ نسخہ کے لئے دیکھئے "ضبیہ طبی رہنما"۔

اس کا استعمال ذکاوت (احساس کی تیزی) کو دور کرتا ہے اور جریان احتلام و منی و منی کو دور کر کے تغلیظ منی (گاڑھا کرنے) کرتا ہے۔ نہایت قابل قدر دوائی ہے۔ استعمال کرا کر فائدہ اٹھائیں۔

حَبْذَکَاوت: گولیاں بھی سفوفِ ذکاوت کے قائم مقام ہیں، اور اس غرض کے لئے تجویز کی گئی ہیں کہ جو مریض سفوف وغیرہ کے استعمال سے متکفّر (بیزار) ہوں ان کے لئے استعمال سہل اور عمدہ ہو گا۔

کشتہ قلعی: یہ دوائی بھی ذکاوت کو دور کرنے کے لئے اور تغلّیظ منی (کاڑھا کرنے) کے لئے بہت عمدہ ہے۔ اس کو انفرادی طور پر یا دوسری ایسی ادویہ کے ساتھ ملا کر دینے سے خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔ کشتہ کرنے کی نہایت سہل اور آسان ترکیبیں مشہور ہیں۔ لیکن مجھے ایک نہایت سہل اور آسان ترکیب قلعی کو کشتہ کرنے کی معلوم ہے۔ جو دوسری تمام ترکیبوں سے اچھی ہے۔ اور اس میں قلعی کو ریزہ ریزہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اور صرف دوسیر پختہ پاچک دستی کی آگ سے کشتہ ہو جاتا ہے۔

مزید نسخہ جات و معلومات کتب طب میں بکثرت ہیں، کسی سمجھدار حکیم و طبیب سے مشورہ لیں، نیم حکیم اور کمپیوٹر قسم کے ڈاکٹروں سے دور رہیں کیونکہ مثال مشہور ہے۔ "نیم ملاً خطرہ ایمان، نیم حکیم خطرہ جان۔"

حکایت، جلق (مشت زنی) کے ایک بیمار کی کہانی: جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالشکور صاحب (کلکتہ، انڈیا) تحریر فرماتے ہیں کہ تقریباً اس مرض کے بیماروں کا اکثر یہی حال ہوتا ہے کہ وہ ان کے اکثر نامرد ہو جاتے ہیں یا جوانی میں ہی مرد بوڑھے محسوس ہوتے ہیں ان کا شمار عمیر العلاج لوگوں میں ہوتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ ایک صاحب میرے مطب (Clinic) میں تشریف لائے۔ آنکھوں میں آنسو چھلک رہے تھے، آنکھوں کا حلقہ سیاہ پڑ چکا تھا۔ آنکھوں سے حسرت و دہشت ٹپک رہی تھی۔ غم نصیب و مجسمہ بچا رگی تھے غرض کہ زندہ در گور ہو چکے تھے۔ ہمارے استفسار پر انہوں نے اپنی کہانی یوں سننا شروع کی:

مجھ کو بچپن سے قبیح عادتِ جلق تھی۔ اس کے باعث قضیب کے رگ و پٹھے قطعی بے حس مُردہ ہو گئے۔ ایستادگی، تندی اور جوش قطعی ختم ہو گیا اور قضیب کی رگیں ابھر آئی ہیں اور جڑ کے پاس عضو پتلا ہو گیا اور سُکڑ کر سہم کر رہ گیا ہے۔ گزشتہ چار سال سے سرعت انزال کی شکایت ہو گئی ہے۔ گل چینی حُسن کے وقت سفید لیس دار مادہ عضو سے خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے اور رطوبت کے خارج ہونے کے بعد قضیب ٹھنڈا اور سُست پڑ جاتا ہے۔ شادی کو عرصہ ۸ سال کا ہو چکا ہے مگر غریب عورت چونکہ شریف النسل ہے اس لئے اس نے اپنی زبان سے اپنی سہیلیوں تک سے اپنی کسی کسمپُرسی (57) کی حالت کا ذکر نہیں کیا۔ ورنہ وہ لوگ بڑے مُتموّل (مالدار) ہیں مجھے فوراً مجبور کر کے طلاق دلو اور دوسری جگہ شادی کر دیتے۔ مگر تصویر کے دورِ رخ ہوا کرتے ہیں، ایک رُخ نے میری شرافت کو میری عزت اور خاندان کی عزت کو سنبھالا مگر دوسرے رُخ نے پوشیدہ طور پر مجھ کو ناکارہ، نالائق، ارمان زدہ، حسرت نصیب اور مجسمہ غم و الم بنادیا ہے۔ میں اس عرصہ میں آج تک "فرض زوجین" ادا نہ کر سکا۔ وائے نصیب! میں نہایت خاموشی سے سنا گیا، اور نہایت استقلال سے ان

(57) وہ حالت جس میں کوئی پرسان حال نہ ہو، جو شخص گمنامی اور کسمپُرسی کی حالت میں ہوتا ہے اس کا کوئی دشمن نہیں ہوتا ہے، بے بسی، بے کسی، بے آسرا ہونا، بے سہارا

کے لئے تیر بہدف (موٹ) دوائیاں سوچتا رہا۔ دماغ دوائیوں کے اثرات تلاش کرتا رہا اور صرف نگاہیں مریض پر جمی رہیں۔ بہر کیف میں نے ان کا مرض یہ تجویز کیا۔

تجویز مرض و تشخیص: میں نے اس ارمان زدہ شخص کا مرض ضعفِ باہ جسے نامردی یا عنانت کہتے ہیں تجویز کیا۔ جلق کے باعث قُضیب کی رگیں (Dorsel.Arteries) اور (Dorsel.Veins) یعنی ورید قُضیب اور شرائین قُضیب ہاتھوں کی رگڑ کے باعث اُبھر آئی تھیں جس سے عضو پتلا، ٹیڑھا اور سُکڑ کر چھوٹا ہو چکا تھا۔ اس کے اسفنجی اجسام قطعی ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ نیز اجسام نَسِیجی میں تَخْلُل (کھوکھلا پن) واقع ہو چکا تھا جس کے باعث اس کے قُضیب میں تندی، تیزی، ایستادگی اور سختی فنا ہو چکی تھی اور یہ شخص زندہ در گور (دفن) ہو چکا تھا، لطفِ ازدواج سے قطعی بے بہرہ اور نعمتِ خداوندی سے قطعی محروم و مسلوب۔ عضو کی رگڑ اور غیر قدرتی فعل کے باعث گردہ، مثانہ، غدہ قدامیہ (پراسیٹ گینڈ) اور خُصیہ کمزور ہو گئے تھے اور "کیستہ المنی" (منی کی تھیلی) کمزور ہو کر لٹک چکی تھی جس کے باعث حُسن سے صرف چھیڑ چھاڑ کرتے ہی مادہ صاف ہو جایا کرتا تھا۔ یہ مذی نہیں تھی بلکہ منی پانی کی طرح سیال (پتلی) ہو کر بہا کرتی تھی۔ دُخول کی نوبت تک نہ آتی تھی، غرض کہ ان کی تشخیص یہ ہوئی۔

مکمل تشخیص: (۱) ضعف۔ (۲) کمزوریِ اعصاب۔ (۳) کمزوریِ اعضائے تولید۔ (۴) کمزوریِ عضوئے تناسل۔ (۵) کمزوریِ اعضائے ریسہ و شریفہ۔

مجوزہ علاج: مریض چونکہ مُتَمَوِّل (مالدار) تھے اور تعلیم یافتہ بھی۔ میں نے ان سے کہا کہ تین ماہ تک مسلسل ہمارا علاج جاری رہے گا کیا آپ تین ماہ کے اخراجات ادویہ برداشت کر سکتے ہیں؟ کہنے لگے بیشک جو آپ فرمائیں میں سر آنکھوں سے بجالاؤں گا۔ اب تو زندگی آپ کے حوالہ کر چکا ہوں، جب آپ جیسا ناخدا ئے طب یونانی اور ڈاکٹری مجھے دوبارہ زندگی کے ولولے نہ بخشے گا تو پھر کون سا ذریعہ ہو گا؟ میں نے چار سو روپے ان سے طلب کئے تین ماہ کی ادویات کے لئے انہوں نے فوراً بلا پس و پیش حاضر کر دیئے۔ اب مجوزہ نسخہ ملاحظہ ہو۔

حَبِّ اکسیر اعصاب مشکى:..... ۲ گولیاں صبح کو بعد ناشتہ ہمراہ آب تازہ۔

حَبِّ تریاق منی عنبری:..... ۲ گولیاں دوپہر کو بعد غذا ہمراہ آب تازہ۔

حَبِّ مقوی باہ اعظمی:..... ۲ گولیاں شام کو ۴ بجے ہمراہ آب تازہ۔

حَبِّ اکسیر باہ مرواریدی:..... ۲ گولیاں سوتے وقت پانی کے ساتھ۔

پوٹلی عجیب مشکى: روزانہ شب کو ایک پیالہ میں یا ایک گلاس میں گرم پانی لیں، پہلے ایک خوراک دوائے پوٹلی کو ایک مہین (باریک) کپڑے میں اس کی پوٹلی بنائیں اور ایک چینی کے پیالہ میں (ایکٹابر اینڈی نمبر ۱) ۴ تولہ ڈال کر نرم آنچ پر ایک پوٹلی کو گرم کر کے برانڈی کے پیالے میں ڈبو کر عضو کو ہلکے ہلکے ہاتھوں خفیف خفیف گرم گرم پوٹلی سے ۱۵ منٹ تک سینک دیں۔ اس کے بعد اس پوٹلی کی دوا کو ۲ تولہ شہد خالص میں ملا کر کے عضو پر لپ کر دیں۔ آدھے

گھنٹہ بعد عضو کو خفیف نیم گرم پانی والے مذکورہ گلاس میں دس منٹ تک ڈبوئے رکھیں اس کے بعد پانی پھینک دیں اور عضو کو اسی پانی سے دھو کر کپڑے سے پونچھ لیں۔ بھاپ کے ذریعہ یہ دوائیں پیوست ہو کر شاندار اینتھاڈگی اور فرہبی (موناپن) پیدا کرتی ہیں۔

اس کے بعد ہی "طلائے نشاط برقی" کے چند قطرے عضو پر انگلیوں سے لگا دیں۔ اس نایاب طلاء سے نہ تو جلن ہوگی نہ آبلہ پڑے گا نہ سوزش ہوگی اور جملہ شکایات قضیب رفع ہو کر شاندار قوت مر دانگی پیدا ہوگی۔

اب میں ذیل میں نسخہ جات درج کر رہا ہوں۔ اجزاء اصلی ہوں تین ماہ مسلسل علاج جاری رکھنے کے بعد مریض کی تمام کھوئی ہوئی قوتیں عود (اوت) کر آئیں اور وہ بے پناہ طاقت کے مالک ہو گئے۔

حب اکسیر اعصاب مشکی: شقاق مصری سماشہ۔ مغز حب النضرہ سماشہ۔ مغز تخم کنوج سماشہ۔ مغز حب الزلم سماشہ۔ مغز تخم قندق ۶ ماشہ۔ عود غرقی سماشہ۔ تودری سرخ سماشہ۔ اسکندناگوری سماشہ۔ زعفران کشمیری ۶ ماشہ۔ مشک خالص ۶ ماشہ۔ ان سب ادویات کو علیحدہ علیحدہ باریک کر کے باہم مخلوط کریں اور کھڑل میں ڈال کر ایکسٹریکٹ (Extract) ٹیس ٹیس ۴ گرام (ساختہ ادویک لیبوریٹری امریکہ) اضافہ کر کے گولیاں بقدر خود تیار کر کے رکھ چھوڑیں۔ قدرے شہد خالص کی مدد سے گولیاں بنائیں۔ پورے جسمانی اعصابی رباط میں ہیجان عظیم پیدا کرنے والی گولیاں ہیں۔

حب تریاق منی عنبری: بہمن سرخ سماشہ۔ بہمن سفید سماشہ۔ تخم اوٹنگن سماشہ۔ بیج بند سرخ سماشہ۔ ستاور اتولہ۔ عود صلیب اتولہ۔ تخم سروالی سماشہ۔ کشتہ قلعی بھنگ والا اتولہ۔ تودری زرد سماشہ۔ موصلی سیاہ سماشہ۔ ان ادویات کو حسب دستور علیحدہ علیحدہ باریک کریں بعدہ بعد اس میں کشتہ قلعی بھنگ والا ایک تولہ اور عنبر اشہب ۶ ماشہ اور ٹیس ٹوویزن ٹیبلٹس ۵۰ عدد (ساختہ شیرنگ جرنی) ملا کر کھڑل کریں اور لعاب صمغ عربی (گوند) کی مدد سے گولیاں بقدر خود (چنے کے برابر) بنا کر رکھ چھوڑیں۔ بہترین مغلط منی اور مسک گولیاں ہیں۔

حب مقوی باہ اعظمی: جوزبوا ۶ ماشہ، بساسہ ۶ ماشہ، قرنفل سماشہ، خولجان شیریں سماشہ، موصلی سفید سماشہ، جندبید ستر ۶ ماشہ، ثعلب مصری پنچہ دار ۶ ماشہ، تخم اسپست ۶ ماشہ، تخم بریارہ سماشہ، برگ قنب تازہ ایک تولہ، کشتہ عقیق ۶ ماشہ، سنگ یشب محلول ۶ ماشہ، ان ادویات کو بھی حسب دستور علیحدہ علیحدہ پیس کر کشتہ عقیق معتبر۔ سنگ یشب محلول ملا کر کھڑل میں ڈال کر ایکی ٹون ٹیبلٹس ۵۰ عدد (ساختہ فریک لوگ اینڈ کمپنی سویٹزرلینڈ) اور لعاب صمغ عربی اضافہ کر کے خوب کھڑل کریں اور گولیاں بقدر خود بنا کر رکھ چھوڑیں۔ یہ گولیاں منی کو گاڑھا کر کے مٹانہ اور گردے کو مضبوط کرنے میں بیشل ہیں اور سرعت انزال کا قطعی قلع قمع ہو جاتا ہے۔

حب اکسیر باہ مرواریدی: ریگ ماہی ایک تولہ، عود بلسا سماشہ، تخم گذر سماشہ، عود صلیب سماشہ، عود غرقی ۶ ماشہ، جوزبوا سماشہ، درونج عقری سماشہ، ماہی اوبیان زعفران خالص ایک تولہ، مشک خالص ۶ ماشہ، مصطکی رومی سماشہ، ان ادویات کو علیحدہ علیحدہ باریک کر کے کھڑل میں ڈال کر پیس

بعدہ بعد اس میں فوس فومین ٹیبلٹس (ساختہ لندن) اضافہ کر کے اس کی گولیاں بقدر ۳۵ عدد بخود (چنے کے برابر) بنا کر رکھ چھوڑیں۔ یہ گولیاں مقوی باہ، مُسک (58) اور مردہ رگوں میں بجلی جیسی کرنٹ پیدا کر کے گئے گذرے انسان کو فولاد بنا دیتی ہیں۔

پوٹلی عجیب مشکی: برادہ دندان فیل ۹ ماشہ، مغز نار جیل ۹ ماشہ، تخم مالکگنی ۹ ماشہ، آنہ ہلدی ۹ ماشہ، کنجد سیاہ ۹ ماشہ، مغز پنہ دانہ ۹ ماشہ، گھوگچی سفید و سرخ ۹ ماشہ، خراطین خشک ۹ ماشہ، زعفران ۹ ماشہ، عاقر قرحا ۹ ماشہ، تخم خرطم ۹ ماشہ، بیر بہوٹی ۹ ماشہ، گل ناگیسر ۹ ماشہ، قر نفل ۹ ماشہ، تخم ثبت ۹ ماشہ، دار چینی قلمی ۹ ماشہ، مشک ۹ ماشہ، تخم ہالون ۹ ماشہ، کلو نجی ۹ ماشہ، ریگ ماہی ۹ ماشہ مغز تخم کنواچ ۹ ماشہ ان کو کوٹ چھان کر ۳۔ ۳ ماشہ کی پوٹلیاں بنا ڈالیں اور حسب دستور مذکورہ بالا کام میں لائیں۔

طلائے نشاط برقی: بیر بہوٹی ۲ تولہ، زلوئے خشک ۲ تولہ، شکر ف رومی ایک تولہ، خراطین خشک ایک تولہ، ریگ ماہی ایک تولہ، بالچھڑ ایک تولہ، گھوگچی سیاہ ۲ تولہ، جاوتری ایک تولہ ۹ ماشہ، جوز بوا ایک تولہ ۹ ماشہ، عاقر قرحا ۲ تولہ۔

ان ادویات کو کچل کر سو عدد زردی بیضہ مرغ کے ہمراہ کھل کر کے بذریعہ آتش شیشی طلاء کشید (59) کریں۔ جب سرد ہو جائے شیشی میں رکھ کر اس میں "آئیلیم فوسفورٹیا" روغن فوسفورس (ساختہ باقی لایو ریٹری فرانس) اضافہ کر کے رکھ چھوڑیں بیشل طلاء تیار ہے۔

دوائے مجلوقین مشکی: سم اسب مشکی ایک تولہ، برادہ دندان فیل ایک تولہ، مالکگنی ایک تولہ، کانفل ایک تولہ، تخم کنواچ ایک تولہ، عاقر قرحا ایک تولہ، اسارون ایک تولہ، عود بلساں ایک تولہ، کنجد سیاہ ایک تولہ، جوز بوا ایک تولہ، زعفران ایک تولہ، بسباسہ ایک تولہ، گھوگچی سرخ ایک تولہ، زلوئے خشک ایک تولہ، خراطین خشک ایک تولہ، شونیز ایک تولہ، تخم انجرہ ایک تولہ، عود صلیب ایک تولہ، عود غرقی ایک تولہ، بیر بہوٹی ایک تولہ۔

ان کو کوٹ چھان کر اس میں مشک خالص ۶ ماشہ ملا کر ۳۔ ۳ ماشہ کی ۳۰ پڑیاں بنا ڈالیں۔ ایک پڑیا کی دواشب کو سوتے وقت ۲ تولے شہد میں ملا کر قضیب پر لپ کر دیں۔ ایک گھنٹے تک لپ چڑھائے رہیں اس کے بعد ایک شیشے کے گلاس میں نیم گرم پانی لیں اور اس میں لپ لگا ہوا قضیب ڈبوئے رکھیں ۱۵ منٹ تک، اس کے بعد پانی پھینک دیں اور قضیب کو کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور پھر چند قطرے قضیب پر مل لیا کریں۔

سفوف اکسیر مجلوقین عنبری: موصلی سفید ۲ تولہ، شقاقل مصری ایک تولہ، ثعلب مصری ۲ تولہ، تُرس مقشر ایک تولہ، گل نفل ایک تولہ، تخم اسپت ایک تولہ، تخم انگن ایک تولہ، تخم ہرہ ایک تولہ، موصلی سیاہ ۲ تولہ، عود صلیب ۲ تولہ، ان ادویات کو کوٹ چھان کر اس میں کشتہ قلعی بھنگ والا ایک تولہ، عنبر اشہب ۶ ماشہ، مروارید فاسفہ خوب باریک کر کے ملا دیں۔ بعدہ خام ملا کر رکھ چھوڑیں۔ ۳ ماشہ صبح ۳ ماشہ شام دودھ یا پانی کے ہمراہ مجلوقین (60) کو کھلائیں۔

(58) (طب) دیر میں خارج کرنے والا (خصوصاً جماع کے وقت منی کو) اسماک یا رکاوٹ والا (نسخہ، دوا وغیرہ)۔

(59) کسی چیز کا عرق نکالنے کا عمل

(60) جو جلق لگانے کی وجہ سے ناکارہ ہو جائے۔

حب اکسیر مجلوقین طلائی: مصطکی رومی ۹ ماشہ، عود غرقی ۹ ماشہ، جوزبوا ۹ ماشہ، عاقر قرحا ۹ ماشہ، بسباسہ ۹ ماشہ، قرنفل ۹ ماشہ، خولجان شیریں ۶ ماشہ، علیحدہ علیحدہ باریک کر کے گھڑل (61) میں ڈالیں پھر اس میں کشتہ طلاء اصلی ۲ ماشہ، کشتہ نقرہ اصلی ۶ ماشہ ملا کر خوب گھڑل کریں (یعنی پیس لیں) اور بقدر ضرورت لعاب صمغ عربی اضافہ کر کے گولیاں چنے برابر بنا کر رکھ چھوڑیں۔ ۴ گولیاں دوپہر کو بعد غذا اور ۴ گولیاں شب کو سوتے وقت ہمراہ آب تازہ کھلائیں۔ بادی اور ترش اشیاء سے پرہیز کریں اور فعل فتیج پر لعنت بھیج دیں اور گندی فحش قسم کے لٹریچر سے باز آئیں۔

ان ادویات سے تمام کھوئی ہوئی طاقتیں پھر سے واپس آ جاتی ہیں۔ تمام اعضائے ربیہ دل، دماغ، جگر، مثانہ، گردہ، کیسہ المنی (62)، غُدَّہ قُدرامیہ ان تمام اعضا کی کمزوریاں دفع ہو جائیں گی اور ان میں پھر سے جان آجائے گی اور قضیب کی جملہ شکایتیں رفع ہو کر مکمل انتشار، مکمل ایستادگی (63) اور ازسرنو مردہ رگوں میں جان آجائے گی۔ یہ دوائیں بیشل اور عجیب الفعل ہیں۔

مزید نسخہ جات اور تحقیق انیق کے لئے دیکھئے "کتاب تریاق استمناء" (فارسی) مصنفہ حکیم امام الدین پاکپٹنی مرحوم۔

فقط والسلام

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہِ وَاَصْحَابِہِ اَجْمَعِیْنَ

مدینہ کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور، پاکستان

نوٹ: اگر اس رسالے میں کمپوزنگ کی کوئی غلطی دیکھیں تو برائے کرم اس ای

میل ID پر مطلع کیجئے۔ admin@faizahmedowaisi.com

(61) (طب) دوائیں، زعفران یا مسالا پینے کا پتھر کی ناؤ کی شکل کا بنا ہوا اوکھلی کی قسم کا چھوٹا ظرف۔

(62) کیسہ سے مراد تھیلی ہے۔

(63) عضو مخصوص کا تناؤ